جنت

اور

نجات کا راستہ

دانیال وہیلی / میٹ یو

چشمہ میڈیا

جنت

اور

نجات کا راستہ

دانیال وہیلی / میٹ یو

jannat aur najāt kā rāsta

The Way of Salvation

by Daniel Waheli & Matt Yoo

transl. by Matt Yoo

(Urdu—Persian script)

© 2021 Daniel Waheli & Matt Yoo

published and printed by

Good Word Communication Services Pvt. Ltd.

New Delhi, INDIA

This booklet may be translated or reprinted freely on the condition that any translation remains faithful to the original material and the contents remain unchanged. Any reproduction or translation must contain this copyright statement.

Bible quotations are from UGV.

for enquiries or to request more copies:

askandanswer786@gmail.com

فہرستِ مضامین

کیا مَیں یقین سے جنت میں داخل ہوں گا؟ 10

1 آدمؑ، حواؑ اور راست بازی کے لباس 11

2 حضرت نوحؑ کا ایمان 20

3 قربانی اور ایمان: حضرت ابراہیمؑ 27

4 حضرت موسیٰ اور خون 35

5 عیسیٰ المسیح — کامل اور مکمل قربانی 44

6 عیسیٰ المسیح کو کُل اختیار حاصل ہے 50

7 تخلیق سے لے کر نجات تک 58

عیسیٰ المسیح میں نئی زندگی کیسے گزارنی ہے؟ 68

8 ایمان کا اقرار 69

9 محبت کے فرائض 72

10 عیسیٰ المسیح کی ذات 104

11 ممنوع چیزیں 117

12 اگر احکام پر پورے نہ اُترے تو پھر؟ 140

13 عیسیٰ المسیح میں قائم رہنا 146

14 ستاتے وقت ثابت قدم رہنا 148

15 اپنی زندگی سے ایمان کی گواہی 152

16 خاندانی زندگی 154

17 نجات اور جنت کا یقین 157

18 سب کو خوش خبری سنانا 160

19 یومِ آخرت، جنت اور جہنم 163

20 کلام کا مطالعہ کرنے کا مفید طریقہ 167

21 صحت مند جماعت کے نشان 172

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر بشرِ زمین کی زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ ایک تو پیدا ہوتے ہی اللہ کو پیارا ہو جاتا ہے جبکہ دوسرا سَو سال کے بعد بھی خوش باش زندگی گزارتا ہے۔ تو بھی اہم سوال یہ نہیں کہ ہم کتنے عرصے تک زندہ رہیں گے بلکہ یہ کہ بعد میں ہماری منزلِ مقصود کیا ہو گی۔ سوال یہ ہے کہ ہم کس طرح یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ موت کے بعد ہمارا حال کیا ہو گا؟ سوال کا جواب مختلف لوگ مختلف طریقوں سے دیتے ہیں۔ کچھ تو پورے اعتماد کے ساتھ فرماتے ہیں کہ ہم اپنے اُستادوں اور راہنماؤں کے وسیلے سے ہی چھوٹ جائیں گے۔ کچھ سمجھتے ہیں کہ آخرت کے دن ہمارے نیک کام ہمیں بچائے رکھیں گے۔ ایسے بہت سے حضرات

بھی ہوتے ہیں جو مذہبی رسم و رواج پورے کرنے اور قربانیاں گزراننے سے ابدی نجات حاصل کرنے کی امید رکھتے ہیں۔لیکن کیا اِن لوگوں کو پورا یقین حاصل ہے کہ یومِ آخرت اللّٰہ اُنہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت فرمائے گا؟ کیا اُنہیں پورا اعتماد ہے کہ وہ اُنہیں رد کر کے جہنم میں نہیں ڈالے گا؟

اگر ہم یقین سے جاننا چاہیں کہ مرنے کے بعد کہاں پہنچیں گے تو اللّٰہ کے کلام کا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اُسی نے اپنے کلامِ پاک میں وہ راہِ حق ظاہر کی ہے جس پر چل کر ہم نجات پانے کا پورا یقین اور اطمینان حاصل کر سکتے ہیں۔ اور یہ ایسی ٹھوس اور مبارک راہ ہے کہ جو اُس پر چل پڑے اُس کے اندر دوسروں کو یہ راہ دکھانے کی گہری خواہش اُبھر آئے گی۔

اللّٰہ نے اپنی یہ راہ کن سے ظاہر کی ہے؟ اپنے انبیا اور رسولوں کے ذریعے وہ ہم سے ہم کلام ہوا ہے۔ اُن ہی کے ذریعے ہم جان لیتے ہیں کہ رحمت اور محبت کی یہ راہ کس طرح ہمیں نجات تک پہنچاتی ہے۔ کلام میں درج اُن کے فرمان مان کر اللّٰہ کی سلطنت تسلیم کریں گے تو حقیقت

تک پہنچیں گے۔ اور یہ حقیقت ہمیں آزاد کر دے گی، اُس کے ذریعے ہم پر ابدی زندگی اور جنت کا راستہ ظاہر ہو جائے گا۔

کبھی کبھی یہ مبارک منزلِ مقصود نجات یا جنت کہلاتی ہے، کبھی فردوس یا ابدی زندگی۔ اِن لفظوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ اللّٰہ کی چاہت ہے کہ ہر ایک نجات پائے۔ اُس کی گہری خواہش یہی ہے کہ سب جنت میں داخل ہو جائیں، کہ سب کو ابدی زندگی حاصل ہو۔

انجیلِ مقدّس،1۔ تیمُتھیُس 2:3-4،

> یہ اچھا اور ہمارے نجات دہندہ اللّٰہ کو پسندیدہ ہے۔ ہاں، وہ چاہتا ہے کہ تمام انسان نجات پا کر سچائی کو جان لیں۔

جنت کیسی ہے؟ انجیلِ مقدّس، مکاشفہ 21:3-5،

> مَیں نے ایک آواز سنی جس نے تخت پر سے کہا، ”اب اللّٰہ کی سکونت گاہ انسانوں کے درمیان ہے۔ وہ

> اُن کے ساتھ سکونت کرے گا اور وہ اُس کی قوم ہوں گے۔ اللّٰہ خود اُن کا خدا ہو گا۔ وہ اُن کی آنکھوں سے تمام آنسو پونچھ ڈالے گا۔ اب سے نہ موت ہو گی نہ ماتم، نہ رونا ہو گا نہ درد، کیونکہ جو بھی پہلے تھا وہ جاتا رہا ہے۔" جو تخت پر بیٹھا تھا اُس نے کہا، "مَیں سب کچھ نئے سرے سے بنا رہا ہوں۔" اُس نے یہ بھی کہا، "یہ لکھ دے، کیونکہ یہ الفاظ قابلِ اعتماد اور سچے ہیں۔"

انجیلِ مقدّس، مکاشفہ 21:22-23،

> مَیں نے شہر میں اللّٰہ کا گھر نہ دیکھا، کیونکہ رب قادرِ مطلق خدا اور لیلا [برّہ] ہی اُس کا مقدِس ہیں۔ شہر کو سورج یا چاند کی ضرورت نہیں جو اُسے روشن کرے، کیونکہ اللّٰہ کا جلال اُسے روشن کر دیتا ہے اور لیلا اُس کا چراغ ہے۔

انجیلِ مقدّس، مکاشفہ 22:14،

> مبارک ہیں وہ جو اپنے لباس کو دھوتے ہیں۔ کیونکہ وہ زندگی کے درخت کے پھل سے کھانے اور دروازوں کے ذریعے شہر میں داخل ہونے کا حق رکھتے ہیں۔

انجیلِ مقدّس، مکاشفہ 21:27،

> کوئی ناپاک چیز اُس میں داخل نہیں ہو گی، نہ وہ جو گھنونی حرکتیں کرتا اور جھوٹ بولتا ہے۔ صرف وہ داخل ہوں گے جن کے نام لیلے کی کتابِ حیات میں درج ہیں۔

اللہ کی خواہش ہے کہ آپ اور ہر بشر زمین اُس کے حضور آ کر جنت میں ابدی زندگی پائیں۔ وہاں ہم اللہ کو رو بہ رو دیکھیں گے، ہم اُس کے تخت کے سامنے ابد تک اُس کی عبادت کریں گے۔ کیا آپ یہ راستہ جانتے ہیں؟ کیا آپ اِسے جاننا چاہتے ہیں؟

لاتعداد لوگ اِس اہم سوال کا جواب نہیں جانتے۔ وہ مذہبی رسم و رواج تو ضرور ادا کرتے ہیں، لیکن اُنہیں پکا علم نہیں کہ جنت میں جانے کی اجازت ملے گی یا نہیں۔ زیادہ تر لوگ فرماتے ہیں کہ "مَیں تو ضرور پہنچوں گا، انشا اللہ۔" لیکن اُنہیں کوئی یقین نہیں کہ اللہ واقعی پہنچنے دے گا کہ نہیں۔ اگر آپ کی یہی حالت ہے تو ضرور آگے پڑھئے، کیونکہ اِس اہم سوال کا جواب آنے والے صفحوں میں درج ہے۔

آیئے مجھے آپ کے لئے دعا کرنے دیجئے کہ اللہ آپ کو برکت بخش کر آپ کا دل اُس کی سچائی کے لئے کھولے، کہ آپ وہ حقیقت پائیں جس سے جنت حاصل ہو جائے۔

اے اللہ تعالیٰ، ہمارے مالک اور خالق، برائے مہربانی اِس کتاب کے پڑھنے والے کو برکت بخش دے تاکہ وہ جنت کا واحد راستہ پائیں۔ مَیں اپنے بھائی یا بہن کے لئے دعا کرتا ہوں جو اِس وقت یہ کتاب پڑھ رہے ہیں۔ اُن کی آنکھیں کھول دے تاکہ اُنہیں تیری نجات کی برکت کی سمجھ آئے اور وہ تیری جنت میں تیرے حضور ابدی زندگی پائیں۔ عیسیٰ المسیح کے نام سے مانگتا ہوں۔ آمین اور آمین۔

اب ہم توریت، زبور اور انجیل مقدّس میں سے چند ایک بیانات پڑھیں گے۔ ہم بعض انبیا کی زندگیوں کے بارے میں اور آخر میں عیسیٰ المسیح کے بارے میں پڑھیں گے۔ انجیلِ مقدّس، یوحنا 5:39 میں عیسیٰ المسیح علیہ السلام فرماتے ہیں،

> تم اپنے صحیفوں میں ڈھونڈتے رہتے ہو کیونکہ سمجھتے ہو کہ اُن سے تمہیں ابدی زندگی حاصل ہے۔ لیکن یہی میرے بارے میں گواہی دیتے ہیں!

اور انجیلِ مقدّس، 2۔ تیمُتھِیُس 3:16-17 میں لکھا ہے،

> کیونکہ ہر پاک نوشتہ اللّٰہ کے روح سے وجود میں آیا ہے اورتعلیم دینے، ملامت کرنے، اصلاح کرنے اور راست باز زندگی گزارنے کی تربیت دینے کے لئے مفید ہے۔ کلامِ مقدّس کا مقصد یہی ہے کہ اللّٰہ کا بندہ ہر لحاظ سے قابل اور ہر نیک کام کے لئے تیار ہو۔

اِن آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ توریت، زبور اور انجیلِ مقدّس اللہ کے روح سے وجود میں آئے۔ اِس کا مطلب ہے کہ کلامِ پاک میں اللہ کی پھونک ہے۔ لہٰذا وہ ہرطرح سے قابلِ اعتبار ہے۔ کوئی بھی اُسے تبدیل نہیں کرسکتا۔ اُس میں اللہ خود ہم سے ہم کلام ہوتا ہے اور ہم پر نجات کا اظہار کرتا ہے۔

خلاصہ

- اللہ آپ کو نجات کا راستہ دکھانا چاہتا ہے۔
- اللہ آپ کے ذہن سے ہر شک دُور کرنا چاہتا ہے تاکہ آپ کو یقین آئے کہ ایک دن آپ ضرور اُس کے حضور جنت میں جائیں گے۔

نجات کی یہ راہ توریت، زبور اور انجیلِ مقدّس میں درج ہے۔ اِن پر غور کرنے سے آپ ابدی زندگی کا راستہ پائیں گے۔

پہلے 6 ابواب میں ہم نجات پانے کی راہ سیکھ لیں گے۔ اِن کے بعد کے ابواب اللہ کو پسندیدہ چال چلن بیان کریں گے۔

کیا مَیں یقین سے
جنت میں داخل ہوں گا؟

1

آدمؑ، حواؑ اور راست بازی کے لباس

توریت کے صحیفے بنام پیدائش میں بیان کیا گیا ہے کہ اللّٰہ نے حضرت آدمؑ اور حواؑ کو کیسے خلق کیا۔ وہاں ہم یہ بھی سیکھتے ہیں کہ اُنہوں نے اللّٰہ کی نافرمانی کی، جس کے نتیجے میں وہ اللّٰہ سے دُور ہوئے۔ پھر لکھا ہے کہ اللّٰہ نے خود دنیا میں پہلی بار جانور ذبح کیے اور اُن کی

کھالوں سے لباس بنا کر اُنہیں آدمؑ اور حواؑ کو پہنایا۔ توریت، پیدائش 3:1-13، 21-24،

> سانپ زمین پر چلنے پھرنے والے اُن تمام جانوروں سے زیادہ چالاک تھا جن کو رب خدا نے بنایا تھا۔ اُس نے عورت سے پوچھا، ”کیا اللہ نے واقعی کہا کہ باغ کے کسی بھی درخت کا پھل نہ کھانا؟“ عورت نے جواب دیا، ”ہرگز نہیں۔ ہم باغ کا ہر پھل کھا سکتے ہیں، صرف اُس درخت کے پھل سے گریز کرنا ہے جو باغ کے بیچ میں ہے۔ اللہ نے کہا کہ اُس کا پھل نہ کھاؤ بلکہ اُسے چھونا بھی نہیں، ورنہ تم یقیناً مر جاؤ گے۔“ سانپ نے عورت سے کہا، ”تم ہرگز نہ مروگے، بلکہ اللہ جانتا ہے کہ جب تم اُس کا پھل کھاؤ گے تو تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی اورتم اللہ کی مانند ہو جاؤ گے، تم جو بھی اچھا اور بُرا ہے اُسے جان لو گے۔“

عورت نے درخت پر غور کیا کہ کھانے کے لئے اچھا اور دیکھنے میں بھی دل کش ہے۔ سب سے دل فریب بات یہ کہ اُس سے سمجھ حاصل ہو سکتی ہے! یہ سوچ کر اُس نے اُس کا پھل لے کر اُسے کھایا۔ پھر اُس نے اپنے شوہر کو بھی دے دیا، کیونکہ وہ اُس کے ساتھ تھا۔ اُس نے بھی کھا لیا۔ لیکن کھاتے ہی اُن کی آنکھیں کھل گئیں اور اُن کو معلوم ہوا کہ ہم ننگے ہیں۔ چنانچہ اُنہوں نے انجیر کے پتے سی کر لنگیاں بنا لیں۔

شام کے وقت جب ٹھنڈی ہَوا چلنے لگی تو اُنہوں نے رب خدا کو باغ میں چلتے پھرتے سنا۔ وہ ڈر کے مارے درختوں کے پیچھے چھپ گئے۔ رب خدا نے پکار کر کہا، "آدمؑ تُو کہاں ہے؟" آدمؑ نے جواب دیا، "مَیں نے تجھے باغ میں چلتے ہوئے سنا تو ڈر گیا، کیونکہ مَیں ننگا ہوں۔ اِس لئے مَیں چھپ گیا۔" اُس نے پوچھا، "کس نے تجھے بتایا کہ تُو ننگا ہے؟ کیا تُو نے

اُس درخت کا پھل کھایا ہے جسے کھانے سے مَیں نے منع کیا تھا؟" آدمؑ نے کہا، "جو عورت تُو نے میرے ساتھ رہنے کے لئے دی ہے اُس نے مجھے پھل دیا۔ اِس لئے مَیں نے کھا لیا۔" اب رب خدا عورت سے مخاطب ہوا، "تُو نے یہ کیوں کیا؟" عورت نے جواب دیا، "سانپ نے مجھے بہکایا تو مَیں نے کھایا۔"

رب خدا نے آدمؑ اور اُس کی بیوی کے لئے کھالوں سے لباس بنا کر اُنہیں پہنایا۔ اُس نے کہا، "انسان ہماری مانند ہو گیا ہے، وہ اچھے اور بُرے کا علم رکھتا ہے۔ اب ایسا نہ ہو کہ وہ ہاتھ بڑھا کر زندگی بخشنے والے درخت کے پھل سے لے اور اُس سے کھا کر ہمیشہ تک زندہ رہے۔" اِس لئے رب خدا نے اُسے باغِ عدن سے نکال کر اُس زمین کی کھیتی باڑی کرنے کی ذمہ داری دی جس میں سے اُسے لیا گیا تھا۔ انسان کو خارج کرنے کے بعد اُس نے باغِ عدن کے مشرق

> میں کروبی فرشتے کھڑے کئے اور ساتھ ساتھ ایک آتشی تلوار رکھی جو اِدھر اُدھر گھومتی تھی تاکہ اُس راستے کی حفاظت کرے جو زندگی بخشنے والے درخت تک پہنچاتا تھا۔

واضح رہے کہ حضرت آدمؑ اور حواؑ نے اللّٰہ کی نافرمانی کی۔ یہ کرنے سے اُنہیں محسوس ہوا کہ ہم ننگے ہیں۔ اُنہیں شرم آئی، اور اُنہوں نے درخت کے پتوں سے اِس ننگے پن کو ڈھانپنے کی کوشش کی۔یعنی اُنہوں نے اپنی نافرمانی اور شرم کا حل نکالنے کی کوشش کی، لیکن اللّٰہ کو اُن کا یہ حل نامنظور تھا۔جس دن اُنہوں نے نافرمانی کی اللّٰہ تعالیٰ شام کے وقت باغ میں آیا۔ وہ اُن سے بات کرنا چاہتا تھا، لہٰذا اُس نے فرمایا، ”آدمؑ تُو کہاں ہے؟“

مگر آدمؑ چھپ گیا تھا، اور اُس نے دُور سے جواب دیا، ”اے اللّٰہ، مَیں یہاں ہوں۔“

اللّٰہ نے پوچھا، ”تُو کیوں چُھپا ہوا ہے؟“

آدمؑ نے جواب دیا، ”اِس لئے کہ میرے پاس کپڑے نہیں۔“

اللہ نے فرمایا، "تم کو کپڑوں کا کیا علم ہے؟ کیا تم نے اُس درخت سے کھایا جو مَیں نے منع کیا تھا؟"

آدمؑ انکار نہ کر سکا، لیکن اُس نے فوراً حواؑ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اِسی نے مجھے کھانے دیا۔ حواؑ کو بھی اپنی غلطی ماننی پڑی، لیکن اُس نے سیدھے سانپ، جو ابلیس تھا، کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اِسی نے مجھے دھوکا دیا۔

اللہ نے بڑے واضح طور پر فرمایا تھا کہ اگر اُس درخت سے کھایا تو مر جاؤ گے۔ تاہم اُس نے اُن کی نافرمانی کے جواب میں اُنہیں سیدھے صفحۂ ہستی سے نہ مٹایا بلکہ اُن پر رحم کھا کر اُن کی جگہ پہلے جانور ذبح کئے۔ یہ جانور آدمؑ اور حواؑ کی جگہ پہلی قربانی بن گئے۔ رب نے جانوروں کی کھالوں سے اُن کے لئے لباس بنائے تاکہ اُن کی شرم اور نافرمانی کو ڈھانپا جائے، اُن کا کفارہ دیا جائے۔ یوں اللہ نے اِس پہلی قربانی کے ذریعے آدمؑ اور حواؑ کی زندگی بچائی۔ پھر بھی لازم تھا کہ وہ اُنہیں اپنی حضوری سے نکالے، کیونکہ پاک خدا کے سامنے گناہ گار قائم نہیں رہ سکتا۔

اُس وقت سے لے کر آج تک ایک وسیع خلا اللہ اور انسان کے درمیان حائل ہے۔ کوئی بھی اللہ کے حضور پیدا نہیں ہوتا۔ ہم سب کے سب اللہ سے دُور پیدا ہوئے ہیں، ہم سب کے سب جنت اور ابدی زندگی تک پہنچانے والی راہ کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔

اے اللہ، تیرا شکر ہو کہ تُو نے ابتدائی قربانی مہیا کر کے آدمؑ اور حواؑ کو بچایا۔ دعا ہے کہ تُو ہمیں صراطِ مستقیم دکھائے تاکہ ہم تجھ تک پہنچ پائیں۔ ہمیں تیری نجات کی ضرورت ہے۔ تیرے رحم نے آدمؑ اور حواؑ کو ابتدائی قربانی کے ذریعے فوری موت سے بچایا۔ ہمیں پھر سے تیری مہربانی کی ضرورت ہے تاکہ ہم اپنی شرم ناک اور گناہ آلودہ حالت سے آزاد ہو جائیں۔ ہمیں وہ کامل قربانی بخش دے جو ہمیں ہمارے گناہوں سے پاک صاف کرنے کے قابل ہو۔ آمین۔

کچھ لوگ روزانہ بار بار دعا مانگتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ، ہمیں صراطِ مستقیم دکھا۔ لیکن یہ سیدھا راستہ کیا ہے؟ یہ کون سا سیدھا راستہ ہے؟ اِن سوالوں کے جواب اگلے صفحوں میں درج ہیں۔ آگے پڑھئے۔ انجیلِ مقدّس، یوحنا 6:14 میں عیسیٰ المسیح نے فرمایا،

راہ اور حق اور زندگی مَیں ہوں۔

یہاں نظر آتا ہے کہ عیسیٰ المسیح علیہ السلام راہ، حق اور زندگی ہیں۔ اُن کی پیروی کرنے سے ہم خود بہ خود صراطِ مستقیم پر چلتے ہیں۔ حقیقت میں اُن کی ذات ہی یہ سیدھی راہ ہے۔ اللّٰہ نے کیوں مقرر کیا کہ عیسیٰ المسیح ہمارے لئے سیدھی راہ بنیں؟ دیگر انبیا کا مطالعہ کرنے سے ہمیں اِس کی سمجھ آئے گی۔

خلاصہ

- ابتدائی قربانی گزرانے کے بعد اللّٰہ نے آدمؑ اور حواؑ کو لباس پہنائے۔
- پہلی قربانی کے ذریعے اللّٰہ نے آدمؑ اور حواؑ کی نافرمانی اور شرم کو ڈھانپ کر اُن کا کفارہ دیا۔
- آدمؑ اور حواؑ کی نافرمانی کے نتیجے میں ہم سب اللّٰہ سے دُور ہیں، ہم سب کو اُس کے پاس واپس آنے کے وسیلے کی ضرورت ہے۔

- کچھ لوگ روزانہ اللہ سے التجا کرتے ہیں کہ اے اللہ، مجھے سیدھا راستہ دکھا۔
- عیسیٰ المسیح علیہ السلام بذاتِ خود صراطِ مستقیم ہیں۔ راہ، حق اور زندگی وہ ہیں۔عیسیٰ المسیح ہی اللہ کے پاس پہنچانے والی سیدھی راہ ہیں۔

آیئے، اب ہم آگے بڑھ کر حضرت نوحؑ کی زندگی پر غور کریں۔

2

حضرت نوحؑ کا ایمان

آدمؑ اور حواؑ کے بیٹے قابیلؑ اور ہابیلؑ پیدا ہوئے۔ اُن کی زندگی پر بھی ابلیس کا سایہ پڑ گیا۔ اُس نے قابیلؑ کو اپنے بھائی کو قتل کرنے پر اُکسایا، اور یوں بدی بڑھتی گئی۔ جب لوگ اللہ کی راہوں سے دُور ہی چلنے لگے تو رب نے فیصلہ کیا کہ اُنہیں سیلاب کے ذریعے ختم کرے۔ مگر ایک خاندان اللہ سے وفادار رہا، یعنی نوحؑ اور اُس کا خاندان۔ اللہ

نے فرمایا کہ نوحؑ اور اُس کے خاندان کو مَیں بڑی کشتی کے وسیلے سے بچاؤں گا۔ توریت، پیدائش 6:5-9،13-14،17-18،

> رب نے دیکھا کہ انسان نہایت بگڑ گیا ہے، کہ اُس کے تمام خیالات لگاتار بُرائی کی طرف مائل رہتے ہیں۔ وہ پچھتایا کہ مَیں نے انسان کو بنا کر دنیا میں رکھ دیا ہے، اور اُسے سخت دُکھ ہوا۔ اُس نے کہا، ”گو مَیں ہی نے انسان کو خلق کیا مَیں اُسے رُوئے زمین پر سے مٹا ڈالوں گا۔ مَیں نہ صرف لوگوں کو بلکہ زمین پر چلنے پھرنے اور رینگنے والے جانوروں اور ہَوا کے پرندوں کو بھی ہلاک کر دوں گا، کیونکہ مَیں پچھتاتا ہوں کہ مَیں نے اُن کو بنایا۔“
>
> صرف نوح پر رب کی نظرِ کرم تھی۔ یہ اُس کی زندگی کا بیان ہے۔ نوح راست باز تھا۔ اُس زمانے کے لوگوں میں صرف وہی بے قصور تھا۔ وہ اللہ کے ساتھ چلتا تھا۔

تب اللہ نے نوح سے کہا، ”مَیں نے تمام جانداروں کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے، کیونکہ اُن کے سبب سے پوری دنیا ظلم و تشدد سے بھر گئی ہے۔ چنانچہ مَیں اُن کو زمین سمیت تباہ کر دوں گا۔ اب اپنے لئے سرو کی لکڑی کی کشتی بنا لے۔ اُس میں کمرے ہوں اور اُسے اندر اور باہر تارکول لگا ... مَیں پانی کا اِتنا بڑا سیلاب لاؤں گا کہ وہ زمین کے تمام جانداروں کو ہلاک کر ڈالے گا۔ زمین پر سب کچھ فنا ہو جائے گا۔ لیکن تیرے ساتھ مَیں عہد باندھوں گا جس کے تحت تُو اپنے بیٹوں، اپنی بیوی اور بہوؤں کے ساتھ کشتی میں جائے گا۔

سیلاب کے بعد اللہ نوحؑ سے ہم کلام ہوا۔ توریت، پیدائش 8:9-17،

تب اللہ نے نوح اور اُس کے بیٹوں سے کہا، ”اب مَیں تمہارے اور تمہاری اولاد کے ساتھ عہد قائم کرتا ہوں۔ یہ عہد اُن تمام جانوروں کے ساتھ بھی ہو گا جو کشتی

میں سے نکلے ہیں یعنی پرندوں، مویشیوں اور زمین پر کے تمام جانوروں کے ساتھ۔ مَیں تمہارے ساتھ عہد باندھ کر وعدہ کرتا ہوں کہ اب سے ایسا کبھی نہیں ہو گا کہ زمین کی تمام زندگی سیلاب سے ختم کر دی جائے گی۔ اب سے ایسا سیلاب کبھی نہیں آئے گا جو پوری زمین کو تباہ کر دے۔

اِس ابدی عہد کا نشان جو مَیں تمہارے اور تمام جانداروں کے ساتھ قائم کر رہا ہوں یہ ہے کہ مَیں اپنی کمان بادلوں میں رکھتا ہوں۔ وہ میرے دنیا کے ساتھ عہد کا نشان ہو گا۔ جب کبھی میرے کہنے پر آسمان پر بادل چھا جائیں گے اور قوسِ قزح اُن میں سے نظر آئے گی تو مَیں یہ عہد یاد کروں گا جو تمہارے اور تمام جانداروں کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اب کبھی بھی ایسا سیلاب نہیں آئے گا جو تمام زندگی کو ہلاک کر دے۔ قوسِ قزح نظر آئے گی تو مَیں اُسے دیکھ کر اُس دائمی عہد کو یاد کروں

گا جو میرے اور دنیا کی تمام جاندار مخلوقات کے درمیان ہے۔ یہ اُس عہد کا نشان ہے جو مَیں نے دنیا کے تمام جانداروں کے ساتھ کیا ہے۔"

کشتی کے ذریعے اللّٰہ نے نوحؑ اور اُس کے خاندان کو بچایا۔ کشتی نہایت بڑا بحری جہاز تھا جو اللّٰہ نے نوحؑ کو بنانے کا حکم دیا تھا۔ اُس میں جانے سے پہلے نوحؑ نے لوگوں کو توبہ کر کے بدی سے دُور ہونے کو کہا، مگر اُنہوں نے اُس کی نہ مانی۔ اُن کی یہ بگڑی حالت دیکھ کر اللّٰہ نے سیلاب سے اُنہیں تمام جانوروں سمیت صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔ بچنے والے صرف نوحؑ اور اُس کا خاندان تھے، کیونکہ وہ اللّٰہ پر ایمان لائے تھے۔ باقی تمام لوگ اور جانور مر گئے۔ صرف وہ جانور جو کشتی میں آئے تھے نوحؑ کے خاندان کے ساتھ بچ گئے۔

یہ کشتی اللّٰہ کا وسیلہ تھا جس سے نوحؑ اور اُس کے خاندان نے ہلاک ہونے سے نجات پائی۔ توریت میں درج ہے کہ نوحؑ اِس لئے بچ گیا کہ وہ اللّٰہ کے حضور چلتا رہا۔ اُس کا اللّٰہ پر ایمان پکا تھا، اور اللّٰہ نے اُسے بچایا۔ نوحؑ کا ایمان نہ صرف ایک نظریہ تھا بلکہ اُس نے اپنے ایمان پر

عمل بھی کیا۔ اعمال کے بغیر ہمارا ایمان بے فائدہ ہے۔ جب اللہ نے نوحؑ کو بتایا کہ کشتی تعمیر کر تو نوحؑ مان گیا اور کشتی بنانے لگا، گو سیلاب کا نام و نشان تک نہ تھا۔ سیلاب کے بعد اللہ نے وعدہ کیا کہ آئندہ مَیں پانی سے پوری دنیا کو نیست و نابود نہیں کروں گا۔ اُس نے اُس عہد کا نشان بھی پیش کیا جو آج بھی نظر آتا ہے، یعنی قوسِ قزح۔ جب بھی ہم آسمان پر کمان دیکھتے ہیں تو ہم یاد کرتے ہیں کہ اللہ نے نوحؑ کو کشتی کے ذریعے بچایا، کیونکہ اُس نے اللہ پر ایمان رکھا تھا۔

خلاصہ

- اللہ نے کشتی یعنی بحری جہاز کے ذریعے نوحؑ کو بچایا۔
- نوحؑ کا اللہ پر پکا ایمان تھا، اور اُس نے اِس ایمان کو عملی جامہ پہنا کر کشتی بنایا حالانکہ باقی لوگ اُس کا مذاق اُڑا کر اِس کا یقین نہیں کرتے تھے۔

- قوسِ قزح کا نشان ہمیں یاد دلاتا ہے کہ نوح کو کیا پیش آیا۔ جب ہم کمان کو دیکھتے ہیں تو ہم یہ بھی یاد کرتے ہیں کہ آئندہ اللہ پانی سے دنیا کو ختم نہیں کرے گا۔
- پہلے باب میں ہم نے سیکھا تھا کہ اللہ نے قربانی کے ذریعے آدمؑ اور حواؑ کی شرم اور نافرمانی کو ڈھانپ دیا۔ اب نوحؑ سے ہم سیکھتے ہیں کہ اللہ نے کشتی کے ذریعے اُسے اور اُس کے خاندان کو بچایا۔ وجہ یہ تھی کہ وہ اللہ پر ایمان لایا اور اِس ایمان کی بنا پر اُس نے کشتی بنائی۔ اِس سے نجات کی دو شرائط نظر آتی ہیں:
  - قربانی۔
  - اللہ پر ایسا زندہ ایمان جو ہماری زندگی میں نظر آتا ہے۔

اگلے باب میں ابراہیمؑ کے ایمان کا ذکر ہو گا۔ اُس میں ہمیں دونوں شرائط نظر آئیں گی۔

3

قربانی اور ایمان: حضرت ابراہیمؑ

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ سے پکا وعدہ کرکے فرمایا کہ مَیں تیرے وسیلے سے دنیا کے تمام خاندانوں اور اقوام کو برکت دوں گا۔ کافی دیر کے بعد اُس نے سارہؑ کی نوکرانی ہاجرہ کے وسیلے سے ابراہیمؑ کو ایک بیٹا بخش دیا۔ مزید چند سالوں کے بعد اُس نے سارہؑ کے ذریعے اسے ایک اَور بیٹا عطا کیا۔ اب دھیان دیجئے کہ اللہ نے ابراہیمؑ کے ایمان کو کس

طرح پرکھ کر وہ قربانی مہیا کی جو آخرکار ابراہیمؑ کے بیٹے کی جگہ قربان ہوئی۔ توریت، پیدائش 22:1-18،

> کچھ عرصے کے بعد اللہ نے ابراہیمؑ کو آزمایا۔ اُس نے اُس سے کہا، "ابراہیم!" اُس نے جواب دیا، "جی، مَیں حاضر ہوں۔" اللہ نے کہا، "اپنے اکلوتے بیٹے اسحاق کو جسے تُو پیار کرتا ہے ساتھ لے کر موریاہ کے علاقے میں چلا جا۔ وہاں مَیں تجھے ایک پہاڑ دکھاؤں گا۔ اُس پر اپنے بیٹے کو قربان کر دے۔ اُسے ذبح کر کے قربان گاہ پر جلا دینا۔"
>
> صبح سویرے ابراہیمؑ اُٹھا اور اپنے گدھے پر زِین کسا۔ اُس نے اپنے ساتھ دو نوکروں اور اپنے بیٹے اسحاق کو لیا۔ پھر وہ قربانی کو جلانے کے لئے لکڑی کاٹ کر اُس جگہ کی طرف روانہ ہوا جو اللہ نے اُسے بتائی تھی۔ سفر کرتے کرتے تیسرے دن قربانی کی جگہ

ابراہیمؑ کو دُور سے نظر آئی۔ اُس نے نوکروں سے کہا، ''یہاں گدھے کے پاس ٹھہرو۔ مَیں لڑکے کے ساتھ وہاں جا کر پرستش کروں گا۔ پھر ہم تمہارے پاس واپس آ جائیں گے۔''

ابراہیمؑ نے قربانی کو جلانے کے لئے لکڑیاں اسحاق کے کندھوں پر رکھ دیں اور خود چھری اور آگ جلانے کے لئے انگاروں کا برتن اُٹھایا۔ دونوں چل دیئے۔ اسحاق بولا، ''ابو!'' ابراہیمؑ نے کہا، ''جی بیٹا۔'' ''ابو، آگ اور لکڑیاں تو ہمارے پاس ہیں، لیکن قربانی کے لئے بھیڑ یا بکری کہاں ہے؟'' ابراہیمؑ نے جواب دیا، ''اللہ خود قربانی کے لئے جانور مہیا کرے گا، بیٹا۔'' وہ آگے بڑھ گئے۔

چلتے چلتے وہ اُس مقام پر پہنچے جو اللہ نے اُس پر ظاہر کیا تھا۔ ابراہیمؑ نے وہاں قربان گاہ بنائی اور اُس پر لکڑیاں ترتیب سے رکھ دیں۔ پھر اُس نے اسحاق کو

باندھ کر لکڑیوں پر رکھ دیا اور چھری پکڑ لی تاکہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے۔ عین اُسی وقت رب کے فرشتے نے آسمان پر سے اُسے آواز دی، ”ابراہیم، ابراہیم!“ ابراہیمؑ نے کہا، ”جی، مَیں حاضر ہوں۔“ فرشتے نے کہا، ”اپنے بیٹے پر ہاتھ نہ چلا، نہ اُس کے ساتھ کچھ کر۔ اب مَیں نے جان لیا ہے کہ تُو اللہ کا خوف رکھتا ہے، کیونکہ تُو اپنے اکلوتے بیٹے کو بھی مجھے دینے کے لئے تیار ہے۔“

اچانک ابراہیمؑ کو ایک مینڈھا نظر آیا جس کے سینگ گنجان جھاڑیوں میں پھنسے ہوئے تھے۔ ابراہیمؑ نے اُسے ذبح کر کے اپنے بیٹے کی جگہ قربانی کے طور پر جلا دیا۔ اُس نے اُس مقام کا نام ”رب مہیا کرتا ہے“ رکھا۔ اِس لئے آج تک کہا جاتا ہے، ”رب کے پہاڑ پر مہیا کیا جاتا ہے۔“

رب کے فرشتے نے ایک بار پھر آسمان پر سے پکار کر اُس سے بات کی۔ "رب کا فرمان ہے، میری ذات کی قَسم، چونکہ تُو نے یہ کیا اور اپنے اکلوتے بیٹے کو مجھے پیش کرنے کے لئے تیار تھا اِس لئے مَیں تجھے برکت دوں گا اور تیری اولاد کو آسمان کے ستاروں اور ساحل کی ریت کی طرح بے شمار ہونے دوں گا۔ تیری اولاد اپنے دشمنوں کے شہروں کے دروازوں پر قبضہ کرے گی۔ چونکہ تُو نے میری سنی اِس لئے تیری اولاد سے دنیا کی تمام قومیں برکت پائیں گی۔"

ہم دیکھتے ہیں کہ اللّٰہ نے ابراہیمؑ کا ایمان کتنی سختی سے آزمایا۔ کیونکہ اُس نے اُسے اُسی بیٹے کو قربان کرنے کو کہا، جو ابراہیمؑ کا صحیح وارث تھا۔ تو بھی ابراہیمؑ فرماں بردار رہا۔ وہ اپنے بیٹے کو قربان گاہ پر قربان کرنے کے لئے تیار تھا، لیکن اُس پر چھری چلانے سے پہلے ہی اللّٰہ نے اُسے روک دیا۔ اللّٰہ نے اُسے مینڈھا مہیا کیا، اور ابراہیمؑ نے اُسے اپنے بیٹے کی جگہ قربان کیا۔

ابراہیمؑ نے اپنے اعمال سے ثابت کیا کہ مَیں اللّٰہ پر پورا ایمان رکھتا ہوں۔ اُسے یقین تھا کہ اللّٰہ اُسی بیٹے کے ذریعے اولاد دے سکتا تھا جو قربان ہونے والا تھا۔ انجیلِ مقدّس، یعقوب 23:2،

> ابراہیمؑ نے اللّٰہ پر بھروسا رکھا۔ اِس بنا پر اللّٰہ نے اُسے راست باز قرار دیا۔

اللّٰہ نے ابراہیمؑ کے لئے مینڈھا مہیا کیا۔ یہ قربانی وقتی طور پر چڑھائی گئی، یعنی اُس کا اثر عارضی تھا۔ لیکن اللّٰہ تمام لوگوں کے گناہوں کے لئے ایک قربانی مہیا کرنے والا تھا۔ یہ سمجھنے کے لئے آیئے دیکھتے ہیں کہ حضرت یحییٰ نبی عیسیٰ المسیح کو دیکھ کر کیا فرماتے ہیں، انجیلِ مقدّس، یوحنا 29:1،

> اگلے دن یحییٰ نے عیسیٰ کو اپنے پاس آتے دیکھا۔ اُس نے کہا، "دیکھو، یہ اللّٰہ کا لیلا [برّہ] ہے جو دنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے۔"

دلچسپ بات یہ ہے کہ درجِ بالا حوالے میں عیسیٰ المسیح سلام علیہ لیلا کہلاتے ہیں۔عیسیٰ المسیح وہی قربانی ہیں جو اللہ کی طرف سے تمام انسانوں کے گناہوں کے عوض چڑھائی گئی ہے۔ خود قربانی دینے سے اللہ نے ایک ہی وقت سارے گناہوں کا کفارہ ادا کیا۔ اب بار بار قربانی پیش کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ یہ عارضی قربانی نہیں تھی بلکہ اللہ نے خود یہ عظیم قربانی پیش کی تاکہ تمام اوقات کے تمام گناہ مٹ جائیں۔

انجیل مقدّس، عبرانیوں 9:22 میں درج ہے کہ خون بہائے بغیر گناہ کی معافی ناممکن ہے،

> نہ صرف یہ بلکہ شریعت تقاضا کرتی ہے کہ تقریباً ہر چیز کو خون ہی سے پاک صاف کیا جائے بلکہ اللہ کے حضور خون پیش کئے بغیر معافی مل ہی نہیں سکتی۔

خلاصہ

- اللّٰد نے ابراہیمؑ کو اپنے بیٹے کو قربان کرنے کا حکم دیا۔ اِس میں ابراہیمؑ کا ایمان پرکھا گیا، اور وہ ثابت قدم نکلا۔ اِسی ایمان کی بدولت اللّٰد نے ابراہیمؑ کو راست باز ٹھہرایا۔
- اللّٰد نے ابراہیمؑ کو بیٹے کو قربان کرنے سے روک کر اُس کی جگہ اُسے ایک مینڈھا مہیا کیا۔
- عیسیٰ المسیح کو اللّٰد کا لیلا کہا گیا ہے جو دنیا کے گناہ اٹھا لے جاتا ہے۔ آپ محض وقتی قربانی نہیں تھے، بلکہ آپ اللّٰد کا لیلا ہیں جو دنیا کے گناہ اٹھا لے گئے ہیں۔ یہ دنیا کی تمام قوموں کے لئے ان مول حقیقت اور برکت ہے۔
- ہم نے یہ بھی سیکھا کہ خون بہائے بغیر گناہ کی معافی ناممکن ہے۔ عیسیٰ المسیح کا خون ہی اِس قابل ہے کہ گناہ مٹا کر لوگوں کو اللّٰد کی عدالت سے بچائے۔

آیئے اب ہم حضرت موسیٰ پر دھیان دیں۔

4

حضرت موسیٰ اور خون

حضرت موسیٰ کو اِس لئے اللہ سے بھیجا گیا کہ اسرائیلیوں کو مصری قید سے بچائیں۔ آپ حلیم بھی تھے اور اللہ کے کلام کے فرماں بردار بھی۔ اللہ نے آپ کو زبردست طریقے سے استعمال کیا۔ حضرت موسیٰ نے فرعون کو بہت سارے نشان اور معجزے دکھائے تاکہ فرعون کو اللہ کی قوم کو چھوڑنے پر مجبور کرے۔ مگر کلام میں لکھا ہے کہ فرعون اور اُس

کے راہنماؤں نے اِن نشانوں اور معجزات کو رد کر کے اللہ کے لوگوں کو جانے نہ دیا۔

آخر میں اللہ نے ایک عظیم نشان پیش کرنے کا اعلان کیا۔ یہ نشان کیا تھا؟ توریت، خروج 11:1، 5-7؛ 12:21-23،

> تب رب نے موسیٰ سے کہا، "اب مَیں فرعون اور مصر پر آخری آفت لانے کو ہوں۔ اِس کے بعد وہ تمہیں جانے دے گا بلکہ تمہیں زبردستی نکال دے گا۔
>
> تب بادشاہ کے پہلوٹھے سے لے کر چکّی پیسنے والی نوکرانی کے پہلوٹھے تک مصریوں کا ہر پہلوٹھا مر جائے گا۔ چوپائیوں کے پہلوٹھے بھی مر جائیں گے۔ مصر کی سرزمین پر ایسا رونا پیٹنا ہو گا کہ نہ ماضی میں کبھی ہوا، نہ مستقبل میں کبھی ہو گا۔ لیکن اسرائیلی اور اُن کے جانور بچے رہیں گے۔ کُتا بھی اُن پر نہیں بھونکے گا۔

اِس طرح تم جان لو گے کہ رب اسرائیلیوں کی نسبت مصریوں سے فرق سلوک کرتا ہے۔"

پھر موسیٰ نے تمام اسرائیلی بزرگوں کو بُلا کر اُن سے کہا، "جاؤ، اپنے خاندانوں کے لئے بھیڑ یا بکری کے بچے چن کر اُنہیں فسح کی عید کے لئے ذبح کرو۔ زوفے کا گُچھا لے کر اُسے خون سے بھرے ہوئے باسن میں ڈبو دینا۔ پھر اُسے لے کر خون کو چوکھٹ کے اوپر والے حصے اور دائیں بائیں کے بازوؤں پر لگا دینا۔ صبح تک کوئی اپنے گھر سے نہ نکلے۔ جب رب مصریوں کو مار ڈالنے کے لئے ملک میں سے گزرے گا تو وہ چوکھٹ کے اوپر والے حصے اور دائیں بائیں کے بازوؤں پر لگا ہوا خون دیکھ کر اُن گھروں کو چھوڑ دے گا۔ وہ ہلاک کرنے والے فرشتے کو اجازت نہیں دے گا کہ وہ تمہارے گھروں میں جا کر تمہیں ہلاک کرے۔"

اللہ نے مصر میں یہ نشانات اِس لئے پیش کیئے کہ فرعون اور اُس کے افسر بنی اسرائیل کو جانے دیں، لیکن اُنھوں نے اِن نشانوں کو رد کیا۔ گو نو معجزانہ آفتیں اُن پر آئیں تاہم اُن کے دل سخت رہے۔ تب اللہ نے موسیٰ کو فرمایا کہ اب مَیں ایک آخری آفت بھیجوں گا جس پر فرعون بنی اسرائیل کو ضرور جانے دے گا۔ یہ آخری آفت کیا تھی؟

اللہ نے اعلان کیا کہ مصریوں کے تمام پہلوٹھے جانوروں سمیت مار دیئے جائیں گے، اور یوں ہی ہوا۔ لیکن بنی اسرائیل کے پہلوٹھے چھوٹ گئے۔ یہ کیسے؟ اللہ نے اسرائیلیوں کو فرمایا کہ قربانی ذبح کر کے اُس کا خون دروازے کی چوکھٹ کے اوپر اور دائیں بائیں کے بازوؤں پر لگا دو۔ جب اللہ کا فرشتہ پہلوٹھوں کو مارنے کے لئے آیا، تو اُس نے اُن گھروں کو چھوڑ دیا جن کی چوکھٹوں پر خون لگا تھا۔ قربانی کے خون نے اُنہیں رب کی سزا سے محفوظ رکھا۔

اللہ نے مصریوں کو اُن کی نافرمانی اور گناہوں کے باعث یہ سخت سزا دی۔ غور کریں کہ گو بنی اسرائیل بھی گناہ گار تھے تو بھی اللہ نے اُنہیں بچایا۔ بچ جانے کے لئے اُنہیں قربانی کا خون دروازے کی

چوکھٹ پر لگانا تھا۔ بچنے کا کوئی اور طریقہ نہیں تھا۔ جہاں لیلے کا خون نہیں تھا، وہاں مارنے والا فرشتہ پہلوٹھے کو مار ڈالتا، خواہ اُس گھر میں مصری ہو یا اسرائیلی۔ چوکھٹ پر لگا ہوا خون اُس خاندان کو اللہ کی عدالت اور غضب سے بچائے رکھتا تھا۔

اب غور کیجئے، انجیلِ مقدّس میں لکھا ہے کہ درحقیقت ہمارے گناہ جانوروں کے خون سے معاف نہیں ہو سکتے۔ یہ کیوں ؟ وجہ یہ ہے کہ انسان اور جانور کی قدر برابر نہیں ہوتی۔ انجیلِ مقدّس، عبرانیوں 10:4،

> کیونکہ ممکن ہی نہیں کہ بَیل بکروں کا خون گناہوں کو دُور کرے۔

ہم پہلے باب میں دیکھ چکے ہیں کہ ابتدائی قربانی آدمؑ اور حواؑ کا گناہ ڈھانپنے کے لئے پیش کی گئی، یعنی اُس سے اُن کا کفارہ دیا گیا تھا، حالانکہ جانور کا خون انسان کے گناہ کو مٹا نہیں سکتا۔ یہاں وہی بات ہے۔ لیلے کی قربانی سے بنی اسرائیل کے پہلوٹھے بچ تو گئے، لیکن

اُن کے گناہ پوری طرح معاف نہ ہوئے۔ یوں اللّٰہ حضرت داؤدؑ کے ذریعے زبور 40:6-8 میں فرماتا ہے،

> تُو قربانیاں اور نذریں نہیں چاہتا تھا، لیکن تُو نے میرے کانوں کو کھول دیا۔ تُو نے بھسم ہونے والی قربانیوں اور گناہ کی قربانیوں کا تقاضا نہ کیا۔ پھر مَیں بول اُٹھا، ”مَیں حاضر ہوں جس طرح میرے بارے میں کلامِ مقدّس میں لکھا ہے۔ اے میرے خدا، مَیں خوشی سے تیری مرضی پوری کرتا ہوں، تیری شریعت میرے دل میں ٹک گئی ہے۔“

اللّٰہ تعالیٰ جانوروں کے خون کی قربانی کو ناکافی سمجھتا ہے، کیونکہ وہ لوگوں کو اُن کے گناہوں سے پاک صاف نہیں کر سکتا۔ اِس کے مقابلے میں انجیلِ مقدّس فرماتی ہے کہ عیسیٰ المسیح سلامٌ علیہ تمام لوگوں کے گناہوں کی قربانی دینے آئے۔ اُسی قربانی کے ذریعے ہمیں گناہوں کی معافی حاصل ہوتی ہے۔ انجیلِ مقدّس، عبرانیوں 10:10،

اور اُس کی مرضی پوری ہو جانے سے ہمیں عیسیٰ مسیح کے بدن کے وسیلے سے مخصوص و مقدّس کیا گیا ہے۔

عیسیٰ المسیح کے خون کے وسیلے سے ہم مخصوص اور مقدّس ٹھہرتے ہیں۔ اِس سے ہمارے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ہاں، ہم پاک صاف ہو جاتے ہیں جب ہم اُسے اپنا نجات دہندہ تسلیم کرکے اپنی پوری زندگی اُس کے سپرد کر دیتے ہیں، یہ وعدہ کرکے کہ ہم تیری پیروی کریں گے، ہم تیری ہدایات پر چلیں گے۔

خلاصہ

- مصری اور بنی اسرائیل دونوں گناہ گار تھے۔ لیکن جب اسرائیلیوں نے اپنی چوکھٹ پر خون لگایا تو وہ بچ گئے۔ اللّٰہ نے یہ خون قبول کرکے بنی اسرائیل کے پہلوٹھوں کو نہ مارا۔
- اللّٰہ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ وہ بچنے کے لئے لیلے (برّہ) ذبح کرکے اُن کا خون دروازے کے اوپر اور دائیں بائیں لگائیں۔

- یہ ناممکن ہے کہ جانوروں کا خون لوگوں کے گناہ مٹا دے۔ اِس لئے اللہ نے عیسیٰ المسیح کو بھیج دیا تاکہ وہ ہماری خاطر قربان ہوں۔ آپ کے خون کے وسیلے سے ہمارے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور ہم اللہ کے سامنے پاک صاف ہو جاتے ہیں۔
- معافی حاصل کرنے کی چار شرائط ہیں:
  - قربانی: آدمؑ اور حواؑ کو قربانی کے ذریعے لباس ملے۔
    ابراہیمؑ کو اللہ کی طرف سے مینڈھا ملا جو اُس کے بیٹے کی جگہ قربان ہوا۔
    موسیٰ نے اپنے لوگوں کو ہدایت دی کہ وہ دروازے کے اوپر اور دائیں بائیں کے بازوؤں پر خون لگا کر آنے والے غضب سے چھوٹ جائیں۔
  - اللہ تعالیٰ خود یہ قربانی مہیا کرتا ہے۔
  - خون بہائے بغیر معافی حاصل نہیں ہوتی۔
  - جانوروں کے خون سے انسانوں کے گناہ معاف نہیں ہوتے۔ اللہ کی مرضی تھی کہ ایک ہی شخصیت یعنی عیسیٰ المسیح کے خون

سے انسانوں کے گناہ معاف ہو جائیں۔ وہی اللّٰد کا لیلا ہیں، وہی کامل اور مقدّس ہیں۔ ہمارے گناہ صرف اور صرف عیسیٰ المسیح کے بہائے ہوئے خون کے وسیلے سے معاف ہوتے ہیں۔

5

عیسیٰ المسیح — کامل اور مکمل قربانی

عیسیٰ المسیح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا وہ کامل اور مکمل قربانی ہیں جس کا منصوبہ اُس نے تمام گناہوں کو دُور کرنے کے لئے بنایا تھا۔

آدمؑ اور حواؑ کا ذکر کرتے وقت ہم نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے خود ایک قربانی پیش کی تاکہ اُنہیں راست بازی کے لباس پہنائے۔ پھر بھی خون کی یہ قربانی پوری طرح اُن کے گناہوں کو مٹا نہیں سکتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے کشتی کے ذریعے حضرت نوحؑ اور اُس کے خاندان کو بچا لیا۔ سیلاب سے بچ کر نوحؑ نے رب کا شکر کرکے اُس کی پرستش کی۔ اِس سلسلے میں اُس نے قربانیاں بھی گزرانیں۔ اللہ نے اپنے فضل سے نوحؑ کو بچایا، کیونکہ وہ اللہ کے حضور چلتا تھا۔ وہ نہ صرف اللہ پر ایمان رکھتا تھا بلکہ اپنے ایمان پر عمل بھی کرتا تھا۔ اِسی طرح لازم ہے کہ ہم اللہ کی دی ہوئی قربانی قبول کرکے عیسیٰ المسیح کی قربانی پر ایمان لائیں۔ کوئی اپنے اعمال سے نجات نہیں پا سکتا۔ یہ بات نوح پر بھی صادق آتی ہے۔ وہ کشتی بنانے کے باعث تو نہ بچا بلکہ صرف اور صرف اللہ کے فضل کے باعث۔ انجیلِ مقدّس، اِفسیوں 2:8-9،

> کیونکہ یہ اُس کا فضل ہی ہے کہ آپ کو ایمان لانے پر نجات ملی ہے۔ یہ آپ کی طرف سے نہیں ہے بلکہ اللہ کی بخشش ہے۔ اور یہ نجات ہمیں اپنے کسی کام کے نتیجے میں نہیں ملی، اِس لئے کوئی اپنے آپ پر فخر نہیں کر سکتا۔

ابراہیمؑ اپنے بیٹے کو قربان کرنے تک وفادار رہا، لیکن جو لڑکے کی جگہ قربان ہوا اُسے اللّٰہ ہی نے مہیا کیا۔ ہم انجیلِ مقدّس میں پڑھتے ہیں کہ گناہ کی مزدوری موت ہے جبکہ صرف اللّٰہ ابدی زندگی مہیا کرتا ہے۔ انجیلِ مقدّس، رومیوں 23:6،

> کیونکہ گناہ کا اجر موت ہے جبکہ اللّٰہ ہمارے خداوند مسیح عیسیٰ کے وسیلے سے ہمیں ابدی زندگی کی مفت نعمت عطا کرتا ہے۔

آپ اور مَیں سزائے موت کے لائق ہیں، کیونکہ ہم نے اللّٰہ کی نافرمانی کی ہے۔ لیکن جس طرح اللّٰہ نے ابراہیمؑ کو فدیہ کے طور پر مینڈھا دیا تاکہ اُسے اپنا بیٹا قربان کرنا نہ پڑے، اُسی طرح اُس نے ہمارے لئے بھی فدیہ دیا ہے۔ اللّٰہ نے عیسیٰ المسیح کو بھیجا تاکہ وہ ہماری جگہ قربان ہوں اور ہمیں سزا کی بجائے معافی حاصل ہو۔ انجیلِ مقدّس، 2۔ کرِنتھیوں 21:5،

> مسیح بے گناہ تھا، لیکن اللہ نے اُسے ہماری خاطر گناہ ٹھہرایا تاکہ ہمیں اُس میں راست باز قرار دیا جائے۔

حضرت موسیٰ اِس لئے بنی اسرائیل کو مصر کی قید سے نکالنے میں کامیاب ہوا کہ اللہ نے اُنہیں دروازے کی چوکھٹ پر لگے خون کے وسیلے سے بچایا۔ اِسی طرح اللہ نے ہماری نجات کا بندوبست عیسیٰ کی قربانی سے کروایا۔ اللہ کا یہ لیلا ہمارے گناہوں کی خاطر قربان ہوا۔ انجیلِ مقدّس، یوحنا 29:1،

> دیکھو، یہ اللہ کا لیلا ہے جو دنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے۔

خلاصہ

- عیسیٰ المسیح ﷺ وہ کامل اور مکمل قربانی ہیں جس سے ہمارے گناہوں اور شرم کو ڈھانپا جاتا ہے اور ہمیں معافی ملتی ہے۔ وہی جنت کی واپسی کا راستہ ہیں۔
- انجیلِ مقدّس، یوحنا 6:14 میں عیسیٰ المسیح فرماتے ہیں،

> راہ اور حق اور زندگی مَیں ہوں۔ کوئی میرے وسیلے کے بغیر باپ کے پاس نہیں آسکتا۔

- **عیسیٰ المسیح نجات کا واحد وسیلہ ہیں۔** انجیلِ مقدّس، اعمال 12:4،

> کسی دوسرے کے وسیلے سے نجات حاصل نہیں ہوتی، کیونکہ آسمان کے تلے ہم انسانوں کو کوئی اَور نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلے سے ہم نجات پا سکیں۔

- **اللہ نے اپنے پیار اور حکمت سے ہمیں وہی قربانی مہیا کی جو دنیا کے تمام گناہوں کو دُور کرنے کے قابل ہے۔ عیسیٰ المسیح ہماری خاطر قربان ہوئے، وہی واحد شخص جو بے عیب، خالص اور قدوس ہے، جس سے کبھی بھی گناہ سرزد نہیں ہوا۔**
- انجیلِ مقدّس، رومیوں 10-9:10،

> اگر تُو اپنے منہ سے اقرار کرے کہ عیسیٰ خداوند ہے اور دل سے ایمان لائے کہ اللہ نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کر دیا تو تجھے نجات ملے گی۔ کیونکہ جب ہم دل سے ایمان لاتے ہیں تو اللہ ہمیں راست باز قرار دیتا ہے، اور جب ہم اپنے منہ سے اقرار کرتے ہیں تو ہمیں نجات ملتی ہے۔

اللہ نے پوری دنیا کو گناہ اور شرم سے بچانے کے لئے عیسیٰ المسیح کو بھیجا۔ آپ دوسرے انبیا سے مختلف تھے۔ آپ اللہ کی طرف سے مخصوص مسیح تھے جن کے وسیلے سے انسان کے گناہ اُٹھا لئے گئے۔

6

عیسیٰ المسیح کو کُل اختیار حاصل ہے

اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ المسیح کو تمام طاقت اور اختیار بخشا ہے۔ انجیلِ مقدّس، متی 18:28،

> پھر عیسیٰ نے اُن کے پاس آ کر کہا، "آسمان اور زمین کا کُل اختیار مجھے دے دیا گیا ہے۔"

اللہ نے تمام اختیار عیسیٰ المسیح کے ہاتھوں میں سونپ دیا ہے۔ جب عیسیٰ المسیح اِس دنیا میں تھے تو آپ نے دکھایا کہ مجھے تمام اختیار حاصل ہے۔

قدرت اور سمندر پر کُل اختیار

انجیلِ مقدّس، متی 8:24-26،

> اچانک جھیل پر سخت آندھی چلنے لگی اور کشتی لہروں میں ڈوبنے لگی۔ لیکن عیسیٰ سو رہا تھا۔ شاگرد اُس کے پاس گئے اور اُسے جگا کر کہنے لگے، "خداوند، ہمیں بچا، ہم تباہ ہو رہے ہیں!" اُس نے جواب دیا، "اے کم اعتقادو! گھبراتے کیوں ہو؟" کھڑے ہو کر اُس نے آندھی اور موجوں کو ڈانٹا تو لہریں بالکل ساکت ہو گئیں۔

بیماریوں پر کُل اختیار

انجیلِ مقدّس، متی 19:1-2،

> یہ کہنے کے بعد عیسیٰ گلیل کو چھوڑ کر یہودیہ میں دریائے یردن کے پار چلا گیا۔ بڑا ہجوم اُس کے پیچھے ہو لیا اور اُس نے اُنہیں وہاں شفا دی۔

بدروحوں، جن بھوت اور ابلیس پر کُل اختیار

انجیلِ مقدّس، مرقس 1:34،

> اور عیسیٰ نے بہت سے مریضوں کو مختلف قسم کی بیماریوں سے شفا دی۔ اُس نے بہت سی بدروحیں بھی نکال دیں، لیکن اُس نے اُنہیں بولنے نہ دیا، کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ وہ کون ہے۔

موت پر کُل اختیار

انجیلِ مقدّس، یوحنا 11:17، 39، 43-44،

وہاں پہنچ کر عیسیٰ کو معلوم ہوا کہ لعزر کو قبر میں رکھے چار دن ہو گئے ہیں۔

عیسیٰ نے کہا، "پتھر کو ہٹا دو۔" لیکن مرحوم کی بہن مرتھا نے اعتراض کیا، "خداوند، بدبو آئے گی، کیونکہ اُسے یہاں پڑے چار دن ہو گئے ہیں۔"

پھر عیسیٰ زور سے پکار اُٹھا، "لعزر، نکل آ!" اور مُردہ نکل آیا۔ ابھی تک اُس کے ہاتھ اور پاؤں پٹیوں سے بندھے ہوئے تھے جبکہ اُس کا چہرہ کپڑے میں لپٹا ہوا تھا۔ عیسیٰ نے اُن سے کہا، "اِس کے کفن کو کھول کر اِسے جانے دو۔"

گناہ پر کُل اختیار

انجیلِ مقدّس، متی 2:9-6،

وہاں ایک مفلوج آدمی کو چارپائی پر ڈال کر اُس کے پاس لایا گیا۔ اُن کا ایمان دیکھ کر عیسیٰ نے کہا، "بیٹا، حوصلہ رکھ۔ تیرے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔"

یہ سن کر شریعت کے کچھ علما دل میں کہنے لگے، "یہ کفر بک رہا ہے!"

عیسیٰ نے جان لیا کہ یہ کیا سوچ رہے ہیں، اِس لئے اُس نے اُن سے پوچھا، "تم دل میں بُری باتیں کیوں سوچ رہے ہو؟ کیا مفلوج سے یہ کہنا زیادہ آسان ہے کہ 'تیرے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں' یا یہ کہ 'اُٹھ اور چل پھر'؟ لیکن مَیں تم کو دکھاتا ہوں کہ ابنِ آدم کو واقعی دنیا میں گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔" یہ کہہ کر

> وہ مفلوج سے مخاطب ہوا، "اُٹھ، اپنی چارپائی اُٹھا کر گھر چلا جا۔"

جو المسیح سے لپٹ جائے وہ محفوظ رہے گا

جب خود عیسیٰ المسیح سلامٌ علیہ ہمارے ساتھ ہوں تو کوئی بھی ہم پر غالب نہیں آسکتا۔ اِسی لئے حضرت پولس انجیلِ مقدّس رومیوں 8:38-39 میں کیا خوب فرماتے ہیں،

> کیونکہ مجھے یقین ہے کہ ہمیں اُس کی محبت سے کوئی چیز جدا نہیں کر سکتی: نہ موت اور نہ زندگی، نہ فرشتے اور نہ حکمران، نہ حال اور نہ مستقبل، نہ طاقتیں، نہ نشیب اور نہ فراز، نہ کوئی اَور مخلوق ہمیں اللّٰہ کی اُس محبت سے جدا کر سکے گی جو ہمیں ہمارے خداوند مسیح عیسیٰ میں حاصل ہے۔

المسیح کے پیروکاروں پر کوئی بھی طاقت فتح نہیں پا سکتی۔ جس نے عیسیٰ المسیح کو اپنا خداوند اور نجات دہندہ بنا لیا ہو نہ کسی بدروح کو، نہ ابلیس کو اُس کی زندگی پر اختیار ہے!

جو المسیح سے لپٹ جائے وہ اُسی کے سے کام کرے گا

جو عیسیٰ المسیح پر ایمان رکھے وہ ذیل میں سب کچھ اُس کے نام سے کر سکتا ہے۔ دعا کریں، ایمان میں مضبوط رہیں اور اللّٰہ آپ کی دعاؤں کو سُن کر پورا کر دے گا۔ انجیلِ مقدّس، یوحنا 14:12-13،

> مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان رکھے وہ وہی کچھ کرے گا جو مَیں کرتا ہوں۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ اِن سے بھی بڑے کام کرے گا، کیونکہ مَیں باپ کے پاس جا رہا ہوں۔ اور جو کچھ تم میرے نام میں مانگو مَیں دوں گا تاکہ باپ کو فرزند میں جلال مل جائے۔

اگر آپ اپنے دل میں مانیں کہ عیسیٰ المسیح خداوند ہیں اور کہ اللّٰہ نے اُنہیں ہماری خاطر قربان کر کے تیسرے دن زندہ کیا، تو پھر آپ کو بھی اُن کا اختیار حاصل ہو گا، آپ بھی اِسی طرح کے معجزے کر پائیں گے۔

عیسیٰ المسیح کے نام سے اللہ سے دعا کریں تو آپ بھی ایسے معجزے کا تجربہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے دوسروں کو بھی معجزانہ طریقے سے برکت فرمائے گا۔

عیسیٰ المسیح کا سب سے بڑا معجزہ یہ ہے کہ آپ نے گناہ کو شکست دی ہے۔ عیسیٰ المسیح کی پیروی کرنے سے آپ کی زندگی پر گناہ کا اختیار ختم ہو گیا ہے، اور آپ اللہ کے خاندان میں شامل ہو گئے ہیں۔ اللہ آپ کو استعمال کرے گا تاکہ آپ کا خاندان، آپ کے دوست، آپ کے گاؤں والے اور آپ کی قوم بھی گناہ کے بندھن سے آزاد ہو جائیں۔

عیسیٰ المسیح علیہ السلام تمام اختیار کے مالک ہیں۔ اُن کی پیروی کریں تو آپ گناہ اور اُس کی سزا سے بچ کر جنت کی نعمت پائیں گے۔

7

تخلیق سے لے کر نجات تک

اللہ کا منصوبہ سمجھنے کے لئے ہم پھر سے پہلے ابواب کا مطالعہ کریں گے تا کہ پتہ چلے کہ اللہ کس طرح نبیوں کے ذریعے انسان سے ہم کلام ہوا اور کہ عیسیٰ المسیح نے کس طرح انسان کی بگڑی ہوئی حالت دوبارہ بحال کی۔

آدمؑ اور حواؑ اللہ کی صورت پر بنائے گئے۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ وہ تمام دوسری مخلوقات سے مختلف تھے۔ وہ یا تو فرماں بردار یا نافرمان ہو سکتے تھے۔ اللہ روح ہے۔ اُس کا جسم نہیں ہے۔ جب لکھا ہے کہ اللہ نے اُنہیں اپنی صورت پر بنایا تو ہم یہ مطلب نکال سکتے ہیں کہ اُس نے انسان کو فرماں برداری یا نافرمانی چننے کے قابل بنایا۔ اِسی لئے اللہ نے باغِ عدن میں ایک درخت لگایا جس کا نام اچھے اور بُرے کی پہچان کا درخت تھا۔

اللہ نے بہت سارے درخت بنائے تھے اور اُن میں کھانے کی کئی اقسام تھیں۔لیکن اُن کے علاوہ اُس نے اچھے اور بُرے کی پہچان کا درخت بھی بنا کر آدمؑ اور حواؑ کو اُس کا پھل کھانے سے منع کیا تھا۔ اللہ نے اُنہیں آگاہ کیا کہ اگر کبھی اِس درخت سے کھایا تو یقیناً مر جاؤ گے۔

لیکن ابلیس نے سانپ کی شکل میں حاضر ہو کر حواؑ کو دھوکا دیا۔ اُس نے اُس سے پوچھا، "کیا تمام درختوں سے کھانا منع ہے؟" حواؑ نے انکار کر کے کہا، "نہیں، ہم سب درختوں سے کھا سکتے ہیں سوائے بُرے اور اچھے کی پہچان کے درخت کے۔ اگر اُس درخت سے کھایا،

تو مر جائیں گے۔" لیکن ابلیس نے چالاکی سے کہا، "تم کبھی نہیں مرو گے بلکہ اللہ کے برابر ہو جاؤ گے۔ اِسی لئے اللہ نے تم کو کھانے سے منع کیا ہے۔" ابلیس شروع ہی سے جھوٹا رہا ہے۔

تب حواؑ نے وہ پھل کھایا اور آدمؑ کو بھی کھلایا۔ پھل کو کھاتے ہی اُنہیں معلوم ہوا کہ ننگے ہیں، اور اُنہیں پہلی بار شرم محسوس ہوئی۔ جب ہمیں شرم آتی ہے تو ہم کیا کرتے ہیں؟ ہم چھپنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔ اُنہوں نے پتوں سے اپنے جسم ڈھانپنے کی کوشش کی، اور وہ اللہ سے چھپ گئے۔

جب اللہ باغ میں آیا تو اُس نے آدمؑ کو بلا کر کہا، "آدمؑ تُو کہاں ہے؟" دھیان دیجئے کہ گو حواؑ نے پہلے پھل کھایا تھا، تو بھی اللہ نے آدمؑ کو پہلے بلایا۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ مرد حضرات اپنے اپنے خاندان کے ذمہ دار ہیں۔

اللہ نے اُن سے پوچھا، "تم مجھ سے کیوں چھپ گئے؟" آدمؑ نے جواب دیا، "ہم ننگے ہیں، اِس لئے چھپ گئے۔" اللہ نے کہا، "تم کو کس نے بتایا کہ ننگے ہو؟ کیا تم نے اُس درخت سے کھایا جو مَیں

نے منع کیا تھا؟" آدمؑ نے کہا، "جی، لیکن حواؑ نے مجھے دیا تو مَیں نے کھایا۔" تب حواؑ نے کہا، "ہاں، مَیں نے اُسے تو دیا، لیکن سانپ نے مجھے کھانے پر اُکسایا۔" جب بھی غلط کام ہو تو لوگ ایک دوسرے پر الزام لگا کر بہانے بنانے لگتے ہیں۔

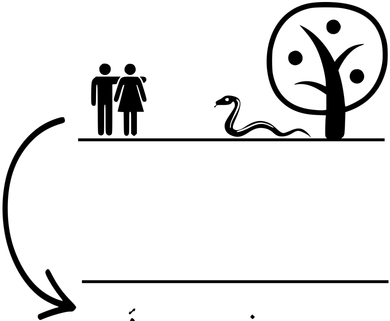

باغِ عدن سے جدائی

آدمؑ اور حواؑ کی نافرمانی کے باعث اللہ کو اُنہیں اپنی حضوری سے دُور کرنا پڑا۔ اُس نے پہلے ہی اُنہیں آگاہ کیا تھا کہ اگر اِس درخت سے کھایا تو مر جاؤ گے۔ اللہ کا مطلب جسمانی موت نہیں تھا بلکہ روحانی موت جو کہ اللہ سے علیٰحدگی ہے۔ باغِ عدن سے نکالنے سے پہلے اللہ نے ایک خاص کام کیا۔ اُس نے پہلی قربانی پیش کی تاکہ اُن کی شرمندگی ڈھانپی جائے۔ توریت میں لکھا ہے کہ اللہ نے اُن کے ننگے پن کو جانور کی کھالوں

سے ڈھانپ کر اُن کا کفارہ دیا۔ ہم توریت میں یہ بھی پڑھتے ہیں کہ جو جانور اللّٰہ نے بنائے وہ سب زندہ تھے۔ اِس کا مطلب ہے کہ اللّٰہ نے پہلی قربانی پیش کی تاکہ جانوروں کی کھالوں سے اُن کی شرمندگی ڈھانپے۔ لیکن اِن جانوروں کے خون میں وہ طاقت نہیں تھی کہ اُن کی شرم اور نافرمانی پوری طرح ختم کرے۔ تاہم اُنہیں اللّٰہ سے دُور جانا پڑا۔
اُس وقت سے لے کر آج تک تمام انسان اللّٰہ سے دُور پیدا ہوئے ہیں۔ ایک بھی نہیں جو اللّٰہ کے حضور پیدا ہوا ہو۔ ہم سب کے سب اللّٰہ سے دُور ہیں اور تمام انسانیت میں اہم سوال یہ ہے کہ

ہم اللّٰہ کے پاس واپس کیسے پہنچ سکتے ہیں؟

آدمؑ اور حواؑ کی نافرمانی کی بجائے اللّٰہ ہم سے محبت کرنے سے باز نہ آیا۔ اپنا یہ پیار اورمحبت دکھانے کے لئے اُس نے بہت سارے انبیا کو بھیجا تاکہ ہم اللّٰہ کو یاد کر کے اُس تک پہنچنے کی کوشش جاری رکھیں۔ اِس سلسلے میں اللّٰہ نے حضرت ابراہیمؑ خلیل اللّٰہ (اللّٰہ کے دوست)،

حضرت موسیٰ کلیم اللہ (اللہ سے بات کرنے والے)، حضرت داؤد اور حضرت سُلیمانؑ جیسے نبیوں کو بھیجا۔

اللہ نے اِن حضرات کے ذریعے بہت عظیم کام کیئے، مگر وہ سب کے سب آدمؑ اور حواؑ کی اولاد ہونے کے باعث دیگر انسانوں کی طرح اللہ سے دُور تھے۔ گو اللہ نے سب کو انوکھے طریقے سے استعمال کیا تو بھی اُن میں سے ایک بھی بے گناہ نہیں تھا۔ یہ بات توریت اور زبور میں واضح طور پر نظر آتی ہے۔

ابراہیمؑ: آپ کی بیوی سارہؑ بہت خوب صورت تھیں، لیکن دو دفعہ آپ نے کہا کہ یہ میری بہن ہے۔ اِس بیان کا آدھا حصہ سچ بھی تھا، کیونکہ وہ آپ کی سوتیلی بہن تھیں، مگر سچائی کا آدھا حصہ جھوٹ ہی ہے۔ اِس جھوٹ کی وجہ سے سارہؑ دو مرتبہ دو مردوں کی زد میں آنے کے خطرے سے بال بال بچ گئیں۔

موسیٰ: جب آپ نے کسی مصری کو بنی اسرائیل کے ایک آدمی کو پیٹتے دیکھا تو اُس مصری کو قتل کیا۔

داؤدؑ: آپ نے زنا کرکے عورت کے خاوند کو قتل کروایا۔

سُلیمانؑ: آپ نے ہزار عورتوں سے شادی کی، جن میں سے کچھ نے آپ کو شرک کرنے پر اُکسایا۔

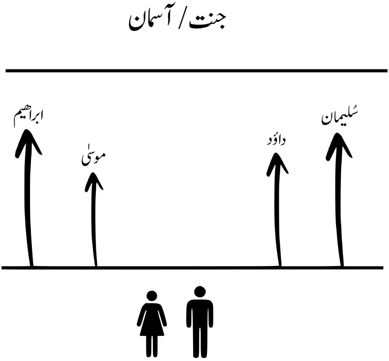

دیگر نبی نہ اپنے آپ کو، نہ ہم کو جنت میں پہنچا سکتے ہیں۔

اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم سب اللہ سے دُور ہیں۔ ہم میں سے کوئی نہیں جو اللہ کے حضور پیدا ہوا ہو، کیونکہ ہم سب آدمؑ اور حواؑ کی اولاد ہیں۔ صرف عیسیٰ المسیح فرق حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ کا ایک اَور نام روح اللہ ہے۔ ایک اَور نام کلمۃُ اللہ ہے۔ آپ اللہ کی طرف سے آئے تاکہ اللہ کے حضور پہنچنے کا ذریعہ بن جائیں۔ عیسیٰ المسیح وہ واحد شخص ہیں جو فرق ہیں۔ انجیلِ مقدّس فرماتی ہے کہ عیسیٰ المسیح کنواری مریمؑ سے پیدا ہوئے۔ عیسیٰ جسمانی باپ سے پیدا نہ ہوئے بلکہ اللہ کے روح کی قدرت سے۔

غرض بیبی مریمؑ اور اللہ کے روح کی قدرت سے پیدا ہونے کے باعث وہ باقی تمام انبیا سے سراسر فرق ہیں۔

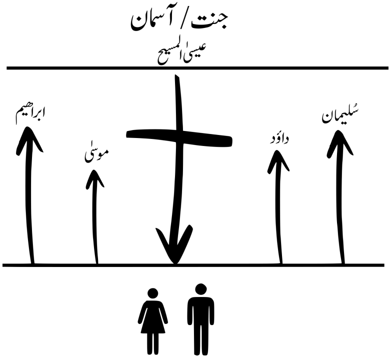

المسیح نے جنت سے اتر کر اپنی جان دی تاکہ ہم جنت میں پہنچ سکیں۔

تصویر میں جو تیر نیچے کی طرف اشارہ کرتا ہے وہ عیسیٰ المسیح کی نمائندگی کرتا ہے۔ آپ اللہ سے دنیا میں نازل ہوئے تاکہ ہمیں نجات بخش دیں۔ باقی تمام انبیا خالی آدمؑ اور حواؑ کی نسل سے تھے۔ لیکن عیسیٰ المسیح روح القدس سے ہیں۔ اِس لئے آپ کامل ہیں، اور آپ کی زندگی پر گناہ کا اثر نہ پڑا۔ انجیلِ مقدّس فرماتی ہے کہ آپ سَو فی صد پاک اور صالح تھے بلکہ آپ میں کوئی بھی عیب پایا نہ گیا۔

آپ کو یاد ہو گا کہ آدمؑ اور حواؑ کی نافرمانی کے نتیجے میں موت دنیا میں آئی۔ عیسیٰ نے کبھی بھی کوئی غلط کام نہ کیا، لہٰذا لازم نہیں تھا کہ آپ وفات پائیں۔ آپ کو ہمیشہ اِس دنیا میں زندہ رہنا چاہیئے تھا۔ انجیلِ مقدّس فرماتی ہے کہ گناہ اور نافرمانی کا اجر موت ہے۔ عیسیٰ المسیح سے کبھی بھی گناہ سرزد نہ ہوا، لہٰذا آپ کو مرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

لیکن اللہ نے ازل سے مقرر کیا کہ آپ تمام دنیا کے گناہوں کے بدلے میں قربان ہو جائیں گے۔ آپ کو مرنا نہیں تھا، لیکن آپ تمام اوقات کے گناہوں کے عوض قربان ہوئے۔ آپ اِس لئے بھیجے گئے کہ جو بھی آپ پر ایمان لا کر آپ کی پیروی کرے وہ نجات پائے۔ کیونکہ آپ نے وہی قربانی دی جو ہمیں سَو فی صد یقین دلاتی ہے کہ ہم نجات یافتہ ہیں، کہ ہم جنت میں واپس پہنچ کر ابد تک اللہ کے حضور رہیں گے۔

عیسیٰ المسیح نے یہ سب کچھ تمام دنیا کی خاطر سرانجام دیا، اور وہ آپ کے نجات دہندہ بھی ہونا چاہتے ہیں۔ اگر آپ آج تسلیم کریں کہ وہ آپ کے واسطے قربان ہوئے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے تمام گناہوں کو معاف

فرمائے گا۔ تب آپ سَو فی صد یقین رکھ سکیں گے کہ جنت میں پہنچیں گے جہاں اللہ خود ہے۔

کیا آپ ابھی عیسیٰ المسیح کو اپنی زندگی میں لانا چاہتے ہیں؟ مطلب ہے کہ آپ اُن کی پیروی کرنا اور اُن کا ہر فرمان ماننا چاہتے ہیں جو کہ انجیلِ مقدّس میں درج ہے۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں تو دعا کر کے اپنی پوری زندگی عیسیٰ المسیح کے نام سے اللہ کے سپرد کریں، اُس عیسیٰ المسیح کو جو آپ کے نجات دہندہ ہیں۔

عیسیٰ المسیح میں
نئی زندگی کیسے گزارنی ہے؟

8

ایمان کا اقرار

انجیلِ مقدّس، 1۔ تیمُتھیُس 2:5-6،

> کیونکہ ایک ہی خدا ہے اور اللہ اور انسان کے بیچ میں ایک ہی درمیانی ہے یعنی مسیح عیسیٰ، وہ انسان جس نے

اپنے آپ کو فدیہ کے طور پر سب کے لئے دے دیا
تاکہ وہ مخلصی پائیں۔

اللہ تعالیٰ ایک ہی ہے۔ وہ واحد ہے، اور عیسیٰ المسیح سلام علیہ اُس کے اور انسان کے درمیانی ہیں۔ اِسی لئے عیسیٰ نے ہماری خاطر اپنی جان دی۔ ایمان داروں کو ایک ہی راہ پر چلنا ہے۔ جو ایمان لائے وہ درجِ بالا آیت کے مطابق اقرار کرتا ہے کہ

مَیں ایمان رکھتا ہوں ایک ہی خدا قادرِ مطلق پر اور
ایک ہی درمیانی عیسیٰ المسیح پر جنہوں نے اپنی جان
فدیہ کے طور پر دے کر ہمیں ہمارے گناہوں سے
چھڑایا۔

شہادت کی ایک اَور صورت انجیلِ مقدّس، رومیوں 10:9-10 میں قلم بند ہے۔ وہاں عیسیٰ المسیح پر ایمان لانے کا یہ اقرار درج ہے کہ

اگر تُو اپنے منہ سے اقرار کرے کہ عیسیٰ خداوند ہے اور دل سے ایمان لائے کہ اللہ نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کر دیا تو تجھے نجات ملے گی۔ کیونکہ جب ہم دل سے ایمان لاتے ہیں تو اللہ ہمیں راست باز قرار دیتا ہے، اور جب ہم اپنے منہ سے اقرار کرتے ہیں تو ہمیں نجات ملتی ہے۔

اِن آیات کے مطابق لازم ہے کہ ہم اپنے منہ سے اقرار کریں کہ عیسیٰ المسیح خداوند ہیں اور کہ اللہ نے اُنہیں مُردوں میں سے جِلایا ہے۔ اگر آپ اپنے پورے دل سے ایسا کریں تو آپ نجات حاصل کریں گے۔

9

محبت کے فرائض

انجیلِ مقدّس، متی 22:37-40،

> عیسیٰ نے جواب دیا، ””رب اپنے خدا سے اپنے پورے دل، اپنی پوری جان اور اپنے پورے ذہن سے پیار کرنا۔‘ یہ اوّل اور سب سے بڑا حکم ہے۔ اور

> دوسرا حکم اِس کے برابر یہ ہے، ’اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنا جیسی تُو اپنے آپ سے رکھتا ہے۔‘ تمام شریعت اور نبیوں کی تعلیمات اِن دو احکام پر مبنی ہیں۔“

اپنے پورے دل، پوری طاقت اور پوری جان سے اللّٰہ سے محبت کریں۔ جو کچھ بھی کریں، محبت سے کریں۔ محبت کے بغیر شریعت ناکافی ہے۔ انسان کو خالصتاً اپنے پورے دل سے اللّٰہ سے پیار کرنا ہے۔

درج ذیل حوالے میں عیسیٰ المسیح کی پیروی کرنے کے کچھ عملی قدم بیان کئے گئے ہیں۔ انجیلِ مقدّس، اعمال 2:37-45،

> پطرس کی یہ باتیں سن کر لوگوں کے دل چھد گئے۔ اُنہوں نے پطرس اور باقی رسولوں سے پوچھا، ”بھائیو، پھر ہم کیا کریں؟“
>
> پطرس نے جواب دیا، ”آپ میں سے ہر ایک توبہ کرکے عیسیٰ کے نام پر بپتسمہ لے تاکہ آپ کے گناہ

معاف کر دیئے جائیں۔ پھر آپ کو روح القدس کی نعمت مل جائے گی۔ کیونکہ یہ دینے کا وعدہ آپ سے اور آپ کے بچوں سے کیا گیا ہے، بلکہ اُن سے بھی جو دُور کے ہیں، اُن سب سے جنہیں رب ہمارا خدا اپنے پاس بُلائے گا۔"

پطرس نے مزید بہت سی باتوں سے اُنہیں نصیحت کی اور سمجھایا کہ "اِس ٹیڑھی نسل سے نکل کر نجات پائیں۔" جنہوں نے پطرس کی بات قبول کی اُن کا بپتسمہ ہوا۔ یوں اُس دن جماعت میں تقریباً 3,000 افراد کا اضافہ ہوا۔ یہ ایمان دار رسولوں سے تعلیم پانے، رفاقت رکھنے اور رفاقتی کھانوں اور دعاؤں میں شریک ہوتے رہے۔

سب پر خوف چھا گیا اور رسولوں کی طرف سے بہت سے معجزے اور الٰہی نشان دکھائے گئے۔ جو بھی ایمان لاتے تھے وہ ایک جگہ جمع ہوتے تھے۔ اُن کی ہر

> چیز مشترکہ ہوتی تھی۔ اپنی ملکیت اور مال فروخت کر کے اُنہوں نے ہر ایک کو اُس کی ضرورت کے مطابق دیا۔

جسے عیسیٰ المسیح کے حیران کن اور نجات بخش کام کی سمجھ آئے وہ خوشی کے مارے یہ کچھ دوسروں تک پہنچانا چاہے گا۔ حضرت پطرس اُن رسولوں میں سے ایک تھے جو خوش خبری کی منادی کرتے تھے۔ ایک دن جب وہ عیسیٰ المسیح کی خوش خبری کا پیغام سنا رہے تھے تو بے شمار سننے والوں کے دل روح القدس سے ہل گئے۔ اُنہوں نے حضرت پطرس سے سوال کیا کہ ہم کیا کریں؟ پطرس نے جواب دیا کہ

- توبہ کرو۔
- بپتسمہ یعنی پاک غسل لو۔
- اپنے گناہوں کی معافی پاؤ۔
- روح القدس کو پاؤ۔

مطلب یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد آپ کو پاک غسل لینے کی ضرورت ہے۔ پاک غسل اِس بات کا نشان ہے کہ آپ کے گناہ معاف ہوئے ہیں اور آپ کو روح القدس مل گیا ہے۔

- دوسرے ایمان داروں کے ساتھ رفاقت رکھو۔
- اللہ کے کلام سے پیار کرو۔

مطلب یہ ہے کہ آپ روزانہ اُسے پڑھیں اور پیاسے اور وفادار دل سے اُس کا مطالعہ کریں تاکہ اللہ کی مرضی پوری کر پائیں۔

- اُس پاک رفاقتی کھانے میں جو خداوند کی یاد میں کھایا جاتا ہے شریک ہوتے رہو۔
- دعا کے ساتھ ساتھ روزہ بھی رکھو۔
- اپنی پیداوار کا دسواں حصہ دے کر ضرورت مندوں کی مدد کرو۔

اب آئیے ہم درجِ بالا ہدایات پر مزید غور کریں۔

توبہ

توبہ کا مطلب یہ ہے کہ غلط راستے پر چلنے والا اپنی غلطی تسلیم کرے اور یُوٹرن کر کے درست راہ پر چلنے لگے۔ توبہ کے چار اقدام ہوتے ہیں:

- اللہ کے سامنے تسلیم کرو کہ مَیں غلط راہ پر چل رہا ہوں۔
- اللہ سے معافی مانگو۔
- چوری کا مال واپس کر کے ممکنہ حد تک دوسروں کو پہنچایا نقصان دُور کرو۔
- بُری عادتیں اور اعمال چھوڑ کر سچی راہ پر چلنا شروع کرو۔

کچھ لوگ منہ سے تو توبہ کرتے ہیں، لیکن اُن کی زندگی میں اِس کا کوئی اثر نظر نہیں آتا بلکہ وہ اپنے بُرے کام جاری رکھتے ہیں۔ گو وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں، لیکن وہ غلط کام کرنے سے پرہیز نہیں کرتے۔ اللہ ایسے سلوک سے نفرت رکھتا ہے، اور اُسے معلوم ہے کہ یہ اصلی توبہ نہیں ہے۔

بپتسمہ

بپتسمہ لینے والا دیگر ایمان داروں کے ساتھ کہیں جائے جہاں پانی ہو۔ دوسروں کے سامنے ہی وہ اقرار کرے کہ مَیں گناہ گار ہوں، اور عیسیٰ المسیح میرے مسیح اور نجات دہندہ ہیں۔ پھر کوئی بپتسمہ یافتہ ایمان دار اُسے پانی میں غوطہ لگوائے۔ یہ عمل عیسیٰ المسیح کا حکم ہے۔ ہر ایمان لانے والے کے لئے لازم ہے کہ وہ بپتسمہ لے۔

بپتسمہ لینے پر ایمان دار کی نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ اُس کی پرانی زندگی جاتی رہی، اُسے پرانی چیزیں چھوڑ کر نئی زندگی گزارنی ہے۔ اب وہ عیسیٰ المسیح کی مدد سے نیک اور پاک زندگی گزارنا چاہتا ہے۔ بپتسمہ کے غوطے کا کیا مقصد ہے؟ بپتسمے سے ہم عیسیٰ المسیح کے ساتھ موت میں سے گزر کر جی اُٹھتے ہیں۔ اب ہم اُس کی قدرت سے نئی زندگی گزاریں گے۔ جو بھی عیسیٰ المسیح میں مرکر جی اُٹھے اُس کی پرانی گناہ آلودہ زندگی پیچھے رہ گئی ہے، اور اب اُسے نجات مل گئی ہے، اب اُس کے گناہ معاف ہوئے ہیں۔ انجیلِ مقدّس، گلتیوں

،21-20:2

> اور یوں مَیں خود زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے۔ اب جو زندگی مَیں اِس جسم میں گزارتا ہوں وہ اللّٰہ کے فرزند پر ایمان لانے سے گزارتا ہوں۔ اُسی نے مجھ سے محبت رکھ کر میرے لئے اپنی جان دی۔ مَیں اللّٰہ کا فضل رد کرنے سے انکار کرتا ہوں۔ کیونکہ اگر کسی کو شریعت کی پیروی کرنے سے راست باز ٹھہرایا جا سکتا تو اِس کا مطلب یہ ہوتا کہ مسیح کا مرنا عبث [بے فائدہ] تھا۔

انجیلِ مقدّس، متی 19:28،

> اِس لئے جاؤ، تمام قوموں کو شاگرد بنا کر اُنہیں باپ، فرزند اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔

عیسیٰ المسیح نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ وہ تمام لوگوں کو خوش خبری سنا کر اُنہیں بپتسمہ دیں۔ اِس بپتسمہ کو باپ، فرزند، اور روح القدس کے نام سے دینا ہے۔ جب بھی بپتسمہ یعنی پاک غسل دیا جائے تو دینے

والے کو ساتھ ساتھ کہنا ہے کہ مَیں آپ کو باپ، فرزند اور روح القدس کے نام سے پبتسمہ دیتا ہوں۔

یہ کہتے ہوئے آپ نئے ایمان دار کو پانی میں غوطہ لگوائیں۔ اِس طرح ہم اقرار کرتے ہیں کہ یہ آدمی اللہ قادرِ مطلق کے نام سے پبتسمہ لے رہا ہے، اُسی خدا کے نام سے جو باپ اور خالق کی حیثیت سے ہم پر ظاہر ہوا، جو فرزند اور نجات دہندہ عیسیٰ المسیح کی حیثیت سے ہم پر ظاہر ہوا اور جو ہمارے مشیر اور راہنما روح القدس کی حیثیت سے ہم پر ظاہر ہوا ہے۔

پبتسمہ دینے سے پہلے اور بعد میں پبتسمہ لینے والے کے لئے برکت کی دعا مانگیں۔ دعا مانگیں کہ وہ اللہ کی بادشاہت کی ترقی کا باعث بن کر یہ خوش خبری اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ بانٹنے میں کامیاب ہو جائے۔

گناہوں کی یقینی معافی

بہت سارے لوگوں کو معلوم نہیں کہ اُن کے گناہ معاف ہوئے ہیں یا نہیں۔ اگر آپ توبہ کرکے پورے دل سے عیسیٰ کے پیچھے ہو لئے ہوں اور پبتسمہ لیا ہو تو آپ کے گناہ معاف ہوئے ہیں۔

معافی کے بارے میں شک کی گنجائش ہی نہیں۔ آپ سَو فیصد یقین کر سکتے ہیں کہ آپ کے گناہ معاف ہوئے ہیں، کہ آپ اللہ کے حضور ابدی زندگی گزاریں گے۔ یہ پکی بات ہے کہ آپ نجات یافتہ ہیں، کہ آپ کی منزلِ مقصود جنت ہے۔

روح القدس پانا

کچھ ایسی مخلوقات ہوتی ہیں جو اللہ سے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں۔ انجیلِ مقدّس کے مطابق روح القدس فرشتہ نہیں ہے۔ وہ خود ہی اللہ ہے۔ انجیلِ مقدّس، یوحنا 24:4،

> اللہ روح ہے، اِس لئے لازم ہے کہ اُس کے پرستار روح اور سچائی سے اُس کی پرستش کریں۔

اللہ تعالیٰ روح ہے، اور ہر ایمان دار روح القدس یعنی پاک روح کے وسیلے سے اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ جو بھی خداوند عیسیٰ المسیح پر ایمان لائے اُسے روح القدس مل جاتا ہے۔ اللہ کا روح اُس کے دل میں سکونت کرتا ہے۔ انجیلِ مقدّس، رومیوں 9:8،

> لیکن آپ پرانی فطرت کے اختیار میں نہیں بلکہ روح کے اختیار میں ہیں۔ شرط یہ ہے کہ روح القدس آپ

> میں بسا ہوا ہو۔ اگر کسی میں مسیح کا روح نہیں تو وہ مسیح کا نہیں۔

اللہ کا روح یعنی روح القدس ہر اُس شخص میں بستا ہے جو عیسیٰ المسیح پر ایمان لایا ہے۔ روح القدس اُسے قوت عطا کرتا ہے تاکہ وہ پوری دنیا کو خوش خبری سنا سکے۔ انجیلِ مقدّس، لوقا 24:42-49 میں عیسیٰ المسیح سلامٌ علیہ فرماتے ہیں،

> کلامِ مقدّس میں یوں لکھا ہے، مسیح دُکھ اُٹھا کر تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھے گا۔ پھر یروشلم سے شروع کر کے اُس کے نام میں یہ پیغام تمام قوموں کو سنایا جائے گا کہ وہ توبہ کر کے گناہوں کی معافی پائیں۔ تم اِن باتوں کے گواہ ہو۔ اور مَیں تمہارے پاس اُسے بھیج دوں گا جس کا وعدہ میرے باپ نے کیا ہے۔ پھر تم کو آسمان کی قوت سے ملبّس کیا جائے گا۔ اُس وقت تک شہر سے باہر نہ نکلنا۔

روح القدس کی معموری حاصل کرنے کے لئے عیسیٰ المسیح کے پیروکاروں کو کیا کرنا ہے؟

- دل سے یقین کریں کہ عیسیٰ المسیح اللہ کے فرزند اور ہمارے نجات دہندہ اور خداوند ہیں۔
- اگر آپ کی زندگی میں گناہ ہو، تو توبہ کر کے اللہ کی اطاعت کریں، کیونکہ انجیلِ مقدّس کا فرمان ہے کہ صرف وہ جو اللہ کے احکام کے مطابق چلتے ہیں روح القدس سے معمور ہو سکتے ہیں۔
- انجیلِ مقدّس میں اِس کا ذکر ہے کہ ایک ایمان دار دوسرے ایمان دار پر ہاتھ رکھتا ہے تاکہ اُسے روح القدس مل جائے۔
- جو روح القدس سے معمور ہونا چاہے، وہ اللہ پر بھروسا رکھ کر جان لے کہ ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر ہم اللہ سے روح القدس مانگیں تو وہ ضرور ہماری سنے گا، کیونکہ وہ ہم سے بے حد پیار کرتا ہے۔
- جسے روح القدس کا بپتسمہ ملے اُس پر روح القدس کا اثر نظر آئے گا۔ بعض اوقات یہ معموری غیر زبان بولنے میں ظاہر ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنا منہ کھول کر ایسی زبان بولنے لگتا ہے جس سے وہ پہلے

ناواقف تھا۔ اکثر وہ یہ نئی زبان دعا اور پرستش کرتے وقت استعمال کرے گا۔ یہ پاک روح کے وسیلے سے سرانجام ہوتا ہے، کیونکہ وہی غیر زبان میں بات کرنے کے قابل بنا دیتا ہے۔ لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ روح القدس زبردستی یہ کچھ نہیں کرواتا۔ ایسا ایمان دار ایمان کی بنا پر اپنا منہ کھول کر غیر زبان بولنے لگتا ہے۔ کبھی کبھار وہ نبوت بھی کرنے لگتا ہے، یا وہ کسی اور طریقے سے اپنی خوشی کا اظہار کرتا ہے۔

- یاد رہے کہ روح القدس سے معمور ہونے کا مقصد یہ ہے کہ ایمان دار اللہ کو زیادہ سے زیادہ جان لے اور اختیار سے دوسروں تک خوش خبری پہنچا سکے۔

مسیح کی جماعت میں شریک ہونا

انجیلِ مقدّس، عبرانیوں 10:24-25،

> اور آئیں، ہم اِس پر دھیان دیں کہ ہم ایک دوسرے کو کس طرح محبت دکھانے اور نیک کام کرنے پر اُبھار سکیں۔ ہم باہم جمع ہونے سے باز نہ آئیں، جس طرح بعض کی عادت بن گئی ہے۔ اِس کے بجائے ہم ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کریں، خاص کر یہ بات مدِنظر رکھ کر کہ خداوند کا دن قریب آ رہا ہے۔

اپنے پڑوسی کا خیال رکھنا ہمارا فرض ہے۔ ہمیں بھلائی ہی کرنی ہے۔ ہمیں مل کر ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کرنی ہے، کیونکہ ہمارا ایمان نہ صرف انفرادی ہے بلکہ اُس کی اجتماعی شکل بھی ہے۔ لازم ہے کہ ایمان دار جماعت کی صورت میں عیسیٰ المسیح کے نام سے اللّٰہ کی پرستش اور عبادت کریں۔ دنیا کے تمام ایمان دار مل کر عیسیٰ المسیح کی اُمت

ہیں۔ اُمت کے ابتدائی دنوں میں عیسیٰ المسیح کے پیروکار مختلف گھروں میں دعا اور عبادت کرنے کے لئے جمع ہوتے تھے۔

متواتر کلام کی ہدایت کی ضرورت

اللہ کی مرضی کے مطابق پاک نوشتے روح القدس کے وسیلے سے انسان پر نازل ہو کر قلم بند ہوئے۔ عیسیٰ المسیح کے پہلے پیروکار اِس پر زور دیتے رہے کہ باقاعدگی سے مل کر اللہ کے کلام کی تلاوت کریں اور اُس سے ہدایات حاصل کریں۔ توریت، یشوع 1:7-9،

> لیکن خبردار، مضبوط اور بہت دلیر ہو۔ احتیاط سے اُس پوری شریعت پر عمل کر جو میرے خادم موسیٰ نے تجھے دی ہے۔ اُس سے نہ دائیں اور نہ بائیں طرف ہٹنا۔ پھر جہاں کہیں بھی تُو جائے کامیاب ہو گا۔ جو باتیں اِس شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں وہ تیرے منہ سے نہ ہٹیں۔ دن رات اُن پر غور کرتا رہ تاکہ تُو احتیاط

سے اِس کی ہر بات پر عمل کر سکے۔ پھر تُو ہر کام میں کامیاب اور خوش حال ہو گا۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ مضبوط اور دلیر ہو۔ نہ گھبرا اور نہ حوصلہ ہار، کیونکہ جہاں بھی تُو جائے گا وہاں رب تیرا خدا تیرے ساتھ رہے گا۔

اِن آیات میں صبر سکھایا جاتا ہے۔ خاطر جمع رکھ کر ہمیں اللّٰہ کا پورا کلام سیکھنے کی ضرورت ہے جس طرح کلیم اللّٰہ نے ہمیں سکھایا۔ چاہئے کہ ہم دن رات تُو اُسے حفظ کر کے جذب کر لیں۔ پاک کلام کے مطالعے کے بارے میں درجِ ذیل کے چار نکتے اہمیت رکھتے ہیں۔

- اللّٰہ کے کلام پر غور و خوض کر کے اُسے حفظ بھی کرو۔
- اُس کی آیات کی تعلیم کے مطابق زندگی گزارو۔
- دن رات اُن پر غور و فکر کرو۔
- شک کی گنجائش ہی نہیں کیونکہ یہ صحائف اللّٰہ کی طرف سے ہیں۔

انجیلِ مقدّس، 2۔ تیمُتھیُس 3:14-17،

> لیکن آپ خود اُس پر قائم رہیں جو آپ نے سیکھ لیا اور جس پر آپ کو یقین آیا ہے۔ کیونکہ آپ اپنے اُستادوں کو جانتے ہیں اور آپ بچپن سے مقدّس صحیفوں سے واقف ہیں۔ اللہ کا یہ کلام آپ کو وہ حکمت عطا کر سکتا ہے جو مسیح عیسیٰ پر ایمان لانے سے نجات تک پہنچاتی ہے۔ کیونکہ ہر پاک نوشتہ اللہ کے روح سے وجود میں آیا ہے اور تعلیم دینے، ملامت کرنے، اصلاح کرنے اور راست باز زندگی گزارنے کی تربیت دینے کے لئے مفید ہے۔ کلامِ مقدّس کا مقصد یہی ہے کہ اللہ کا بندہ ہر لحاظ سے قابل اور ہر نیک کام کے لئے تیار ہو۔

یہ حوالہ ہمیں نصیحت کرتا ہے کہ باقاعدگی سے اللہ کا کلام پڑھو تاکہ اُس کی ہر سچائی سے واقف ہو جاؤ۔ پاک کلام ہمیں عیسیٰ المسیح میں زندگی گزارنے کے طور طریقے سکھاتا ہے۔ یہ نوشتے پوری کی پوری طرح

سے الٰہی ہیں۔ اُس میں وہ ہدایات ہیں جن سے ہم وہ زندگی گزار سکتے ہیں جو اللہ کو پسند ہو۔ پاک کلام پڑھ کر ہم صراطِ مستقیم پہچان پائیں گے۔ انجیل تین باتوں کی تصدیق کرتی ہے:

- کتابِ مقدّس توریت، زبور اور انجیلِ مقدّس پر مشتمل ہے۔
- کتابِ مقدّس ہمیں اللہ کے بارے میں سکھا کر ہر ایک کو جنت کی راہ دکھاتا ہے۔
- کتابِ مقدّس کے نوشتے الٰہی الہام سے قلم بند ہوئے ہیں، اُس میں غلطی کی گنجائش ہی نہیں۔ انجیلِ مقدّس، لوقا 21:33،

> آسمان و زمین تو جاتے رہیں گے، لیکن میری باتیں ہمیشہ تک قائم رہیں گی۔

انجیلِ مقدّس، 1۔ پطرس 1:24-25،

> یوں کلامِ مقدّس فرماتا ہے، "تمام انسان گھاس ہی ہیں، اُن کی تمام شان و شوکت جنگلی پھول کی مانند ہے۔ گھاس تو مُرجھا جاتی اور پھول گر جاتا ہے، لیکن رب کا کلام ابد تک قائم رہتا ہے۔" مذکورہ کلام اللہ کی خوش خبری ہے جو آپ کو سنائی گئی ہے۔

پاک نوشتوں کے مطابق انسان کی زندگی چند روز کی ہے، کیونکہ وہ گھاس اور پھول کی طرح سوکھ جاتی ہے۔ لیکن اللہ کا کلام ابدی ہے۔ لہٰذا کتابِ مقدّس کے نوشتے سَو فی صد اللہ کا کلام ہیں جو نہ تبدیل ہوئے ہیں، نہ تبدیل ہونے کے ہیں۔

دعا، روزہ اور غریبوں کا خیال رکھنا

انجیلِ مقدّس، متی 6:1-18،

خبردار! اپنے نیک کام لوگوں کے سامنے دکھاوے کے لئے نہ کرو، ورنہ تم کو اپنے آسمانی باپ سے کوئی اجر نہیں ملے گا۔

چنانچہ خیرات دیتے وقت ریاکاروں کی طرح نہ کر جو عبادت خانوں اور گلیوں میں بِگل بجا کر اِس کا اعلان کرتے ہیں تاکہ لوگ اُن کی عزت کریں۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، جتنا اجر اُنہیں ملنا تھا اُنہیں مل چکا ہے۔ اِس کے بجائے جب تُو خیرات دے تو تیرے دائیں ہاتھ کو پتا نہ چلے کہ بایاں ہاتھ کیا کر رہا ہے۔ تیری خیرات یوں پوشیدگی میں دی جائے تو تیرا باپ جو پوشیدہ باتیں دیکھتا ہے تجھے اِس کا معاوضہ دے گا۔

دعا کرتے وقت ریاکاروں کی طرح نہ کرنا جو عبادت خانوں اور چوکوں میں جا کر دعا کرنا پسند کرتے ہیں، جہاں سب اُنہیں دیکھ سکیں۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، جتنا اجر اُنہیں ملنا تھا اُنہیں مل چکا ہے۔ اِس کے بجائے جب تُو دعا کرتا ہے تو اندر کے کمرے میں جا کر دروازہ بند کر اور پھر اپنے باپ سے دعا کر جو پوشیدگی میں ہے۔ پھر تیرا باپ جو پوشیدہ باتیں دیکھتا ہے تجھے اِس کا معاوضہ دے گا۔

دعا کرتے وقت غیریہودیوں کی طرح طویل اور بے معنی باتیں نہ دہراتے رہو۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری بہت سی باتوں کے سبب سے ہماری سنی جائے گی۔ اُن کی مانند نہ بنو، کیونکہ تمہارا باپ پہلے سے تمہاری ضروریات سے واقف ہے، بلکہ یوں دعا کیا کرو، اے ہمارے آسمانی باپ، تیرا نام مقدّس مانا جائے۔ تیری بادشاہی آئے۔ تیری مرضی جس طرح آسمان میں پوری ہوتی ہے

زمین پر بھی پوری ہو۔ ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔ ہمارے گناہوں کو معاف کر جس طرح ہم نے اُنہیں معاف کیا جنہوں نے ہمارا گناہ کیا ہے۔ اور ہمیں آزمائش میں نہ پڑنے دے بلکہ ہمیں ابلیس سے بچائے رکھ۔ کیونکہ بادشاہی، قدرت اور جلال ابد تک تیرے ہی ہیں۔

کیونکہ جب تم لوگوں کے گناہ معاف کرو گے تو تمہارا آسمانی باپ بھی تم کو معاف کرے گا۔لیکن اگر تم اُنہیں معاف نہ کرو تو تمہارا باپ بھی تمہارے گناہ معاف نہیں کرے گا۔

روزہ رکھتے وقت ریاکاروں کی طرح منہ لٹکائے نہ پھرو، کیونکہ وہ ایسا روپ بھرتے ہیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ روزہ سے ہیں۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، جتنا اجر اُنہیں ملنا تھا اُنہیں مل چکا ہے۔ ایسا

مت کرنا بلکہ روزہ کے وقت اپنے بالوں میں تیل ڈال اور اپنا منہ دھو۔ پھر لوگوں کو معلوم نہیں ہو گا کہ تُو روزہ سے ہے بلکہ صرف تیرے باپ کو جو پوشیدگی میں ہے۔ اور تیرا باپ جو پوشیدہ باتیں دیکھتا ہے تجھے اِس کا معاوضہ دے گا۔

انجیلِ مقدّس فرماتی ہے کہ ایمان دار دوسروں سے عزت حاصل کرنے کے مقصد سے نہ دعا کریں، نہ روزہ رکھیں اور نہ ہی خیرات دیں۔ دعا، روزہ اور خیرات ایسے کام ہیں جو خلوص دلی سے کرتے ہیں، جو ہم دوسروں کی عزت حاصل کرنے کے واسطے نہ کریں بلکہ اِس ارادے سے کہ وہ اللہ کو پسند آئیں۔

دعا آپ کی روحانی صحت کی کنجی ہے۔ روزانہ دعا کرکے اللہ کے حضور وقت گزاریں۔ دعا کے بغیر آپ کچھ کرنے نہیں پائیں گے۔ اللہ کے حضور دعا میں وقت لگا کر آپ کا ایمان مضبوط ہو جائے گا اور آپ عیسیٰ المسیح کا نام لے کر اللہ سے ہر بات مانگنا سیکھیں گے۔ دعا کرنے

سے آپ عیسیٰ المسیح کے حضور وقت گزاریں گے تو وہ اپنی مرضی اور محبت آپ پر ظاہر کریں گے۔

روزانہ متعدد دفعہ دعا کریں۔ آپ کا دل ہمیشہ اللّٰہ کی راہنمائی کے لئے تیار رہے تاکہ جوں ہی وہ آپ سے ہم کلام ہو آپ اُس کی آواز پہچانیں۔ دعا کا مطلب یہ ہے کہ دن بھر ہمارا اللّٰہ سے گہرا تعلق ہے۔ دعا کرتے وقت ہم عیسیٰ المسیح کے نام سے اللّٰہ سے بات کرتے ہیں۔

توریت اور انجیل میں اُن لوگوں کا ذکر آتا ہے جنہوں نے دن رات روزہ رکھا ہے۔ کچھ نے کھانے سے اور کچھ نے پینے سے پرہیز کیا۔ کچھ نے دونوں سے پرہیز کیا۔ روزے کے خاص دن مقرر نہیں تھے۔ بات یہ ہے کہ روزہ کا مقصد عیسیٰ المسیح کے ساتھ وابستہ ہونا ہے۔ روزہ رکھنے والا اللّٰہ کو بہتر جاننا چاہتا ہے۔ اللّٰہ کا کلام ہمیں کوئی حکم نہیں

دیتا کہ روزہ کب رکھنا چاہیئے۔ ہر کوئی روزہ تب رکھے جب وہ ضرورت محسوس کرے۔

عشائے ربانی — المسیح کی یاد میں کھانا

ابتدائی ایمان دار روز بہ روز مل کر عبادت کرتے تھے۔ وہ اللہ کا کلام پڑھتے اور المسیح کی یاد میں کھانا کھاتے تھے۔ اِسی طرح ہم بھی مل کر دعا اور عبادت کر کے عیسیٰ المسیح کی یاد میں ایک مخصوص کھانا کھاتے ہیں۔

انجیلِ مقدّس، 1۔ کُرِنتھیوں 11:23-29،

> کیونکہ جو کچھ مَیں نے آپ کے سپرد کیا ہے وہ مجھے خداوند ہی سے ملا ہے۔جس رات خداوند عیسیٰ کو دشمن کے حوالے کر دیا گیا اُس نے روٹی لے کر شکر گزاری کی دعا کی اور اُسے ٹکڑے کر کے کہا، "یہ میرا بدن ہے جو تمہارے لئے دیا جاتا ہے۔ مجھے یاد کرنے کے لئے یہی کیا کرو۔" اِسی طرح اُس نے کھانے کے بعد پیالہ

لے کر کہا، "مَے کا یہ پیالہ وہ نیا عہد ہے جو میرے خون کے ذریعے قائم کیا جاتا ہے۔ جب کبھی اِسے پیو تو مجھے یاد کرنے کے لئے پیو۔" کیونکہ جب بھی آپ یہ روٹی کھاتے اور یہ پیالہ پیتے ہیں تو خداوند کی موت کا اعلان کرتے ہیں، جب تک وہ واپس نہ آئے۔ چنانچہ جو نالائق طور پر خداوند کی روٹی کھائے اور اُس کا پیالہ پیئے وہ خداوند کے بدن اور خون کا گناہ کرتا ہے اور قصوروار ٹھہرے گا۔ ہر شخص اپنے آپ کو پرکھ کر ہی اِس روٹی میں سے کھائے اور پیالے میں سے پیئے۔ جو روٹی کھاتے اور پیالہ پیتے وقت خداوند کے بدن کا احترام نہیں کرتا وہ اپنے آپ پر اللہ کی عدالت لاتا ہے۔

درجِ بالا حوالے میں جماعت کو فرمایا گیا ہے کہ جو ایمان نہ لایا ہو اُسے اِس کھانے میں شریک ہونے کی اجازت نہیں۔ یہ بھی لکھا ہے کہ شریک ہونے سے پہلے ہر ایک اپنے دل کو پرکھے۔ اگر ایمان دار کی کسی سے دشمنی یا جھگڑا ہو تو وہ پہلے صلح کرائے۔

اِس رفاقتی کھانے کے لئے جمع ہونے سے پہلے ایمان دار روٹی اور پیالے کی تیاری کریں۔ جماعت کے ابتدائی دنوں میں پیالہ انگور کے رس سے بھر دیا جاتا تھا۔ اگر انگور یا کشمش نہ ہو تو کوئی اور پینے والی چیز استعمال کر سکتے ہیں جس سے عیسیٰ کا وہ بہایا ہوا خون یاد آئے جو ہمارے گناہوں کے لئے دیا گیا۔ اِس کے علاوہ اگر روٹی نہ ہو تو کسی اور کھانے والی چیز سے عیسیٰ المسیح کا بدن یاد کیا جا سکتا ہے۔

جمع ہوتے وقت ہر ایک اپنا دل جانچ کر خداوند کی تمجید کرے اور روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر کھائے، پھر اگلے کو باقی روٹی دے کر کہے کہ

> یہ عیسیٰ المسیح کا بدن ہے جو آپ کے گناہوں کی معافی کی خاطر توڑا گیا۔

جب سب نے ایک ایک ٹکڑا لے لیا ہو تو کوئی پیالہ لے کر خداوند کا شکر کرے اور یہ کہہ کر آگے دے کہ

یہ عیسیٰ المسیح کا خون ہے جو آپ کے گناہوں کی معافی کی خاطر بہایا گیا۔ یہ اُس نئے عہد کا نشان ہے جو عیسیٰ اور آپ کے درمیان قائم ہوا ہے۔ اُسے یاد کرنے کے لئے یہی کیا کرو۔

یہ رسم ادا کرنے کے بعد سب خداوند عیسیٰ المسیح کی حمد کریں جنہوں نے مصلوب ہو کر ہمارے گناہوں کی معافی کا بندوبست قائم کیا۔ اُن کی حمد کریں، کیونکہ وہ تیسرے دن جی اُٹھے اور آج بھی زندہ ہیں۔ اُن کی پرستش کریں، کیونکہ اُن کے عظیم کام سے ہم گناہ سے پاک صاف ہو کر جہنم سے چھڑائے گئے ہیں۔ اُن کی تمجید کریں کہ ہم ابد تک جنت میں اپنے خداوند کے حضور جیتے رہیں گے۔

دسواں حصہ اور غریبوں کی مدد

توریت، احبار 27:30، 32،

> ہر فصل کا دسواں حصہ رب کا ہے، چاہے وہ اناج ہو یا پھل۔ وہ رب کے لئے مخصوص و مقدّس ہے۔ اِسی طرح گائے بَیلوں اور بھیڑبکریوں کا دسواں حصہ بھی رب کے لئے مخصوص و مقدّس ہے، ہر دسواں جانور جو گلہ بان کے ڈنڈے کے نیچے سے گزرے گا۔

زمین کی پیداوار، درخت کا پھل اور جانوروں کا دسواں حصہ اللّٰہ کا ہے۔ پیسے کا بھی دسواں حصہ خداوند کا ہے۔ اگر کوئی 100 روپئے کمائے تو اُن میں سے 10 روپئے خداوند کے ہیں۔ اگر کوئی 10,000 روپئے کمائے تو اُن میں سے ایک ہزار خداوند کے ہیں۔ یہ دسواں حصہ جماعت کے سپرد کیا جائے جو اِسے سلطنتِ الٰہی کو بڑھانے کے لئے صَرف کرے۔ مثلاً وہ اِسے تبلیغی کتابوں یا دوروں کے لئے خرچ کرے

تاکہ خوش خبری اُن لوگوں تک پہنچے جنہیں اب تک موقع نہیں ملا۔ اِس کے علاوہ اِن پیسوں سے غریبوں کی مدد کی جائے۔

تمام شان و شوکت اللہ کی ہے، کیونکہ جو بھی آسمان اور زمین میں ہے اُسی کا ہے۔ تمام دولت، خوب صورتی، عزت، طاقت اور برکت اُسی کی ہے۔ ہم تہہِ دل سے خداوند کی تمجید کرتے ہیں، کیونکہ اُسی نے ہمیں زندگی بخشی ہے۔ اے اللہ، ہم اور ہماری تمام ملکیت تیری ہی ہے، کیونکہ یہ سب کچھ تیری طرف سے ہے، بلکہ یہ دسواں حصہ پہلے ہی سے تیرا ہی ہے۔ جو اپنی دولت چھوڑ نہیں سکتا، وہ خداوند کا شاگرد نہیں ہو سکتا۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں کم از کم اپنا دسواں حصہ دینا چاہئے۔ جو عیسیٰ المسیح کا ہے، اُسے جاننا چاہئے کہ اُس کی ہر چیز یعنی سَو فیصد خداوند کی طرف سے ہے۔ اللہ نے دسواں حصہ دینے کو کہا، لیکن حقیقت میں سب کچھ اُسی کا ہے۔

اللہ چاہتا ہے کہ جو پیسے اُس نے اپنے لوگوں کے حوالے کیا ہو، وہ درجِ ذیل کاموں کے لئے صَرف کئے جائیں،

- اپنے خاندان کی خوراک، کپڑے اور دیگر ضروریات کے لئے۔
- غریبوں کی مدد کے لئے۔
- اُس کی خدمت کرنے والوں کے لئے۔ مثلاً اُن حضرات کے لئے جو کتابِ مقدّس اور دیگر کاموں سے الٰہی سلطنت کو بڑھانے کے کوشاں رہتے ہیں۔

آؤ، نہ ہم اِن پیسوں سے اپنے خود غرض مقاصد پورے کریں، نہ اِن سے اپنی عزت بڑھانے کی کوشش کریں بلکہ ہم اِن سے اللہ تعالیٰ کی تعظیم کریں۔

10

عیسیٰ المسیح کی ذات

انجیلِ مقدّس، عبرانیوں 1:1-3،

> ماضی میں اللہ مختلف موقعوں پر اور کئی طریقوں سے
> ہمارے باپ دادا سے ہم کلام ہوا۔ اُس وقت اُس نے
> یہ نبیوں کے وسیلے سے کیا لیکن اِن آخری دنوں میں

وہ اپنے فرزند کے وسیلے سے ہم سے ہم کلام ہوا، اُسی کے وسیلے سے جسے اُس نے سب چیزوں کا وارث بنا دیا اور جس کے وسیلے سے اُس نے کائنات کو بھی خلق کیا۔ فرزند اللہ کا شاندار جلال منعکس کرتا اور اُس کی ذات کی عین شبیہ ہے۔ وہ اپنے قوی کلام سے سب کچھ سنبھالے رکھتا ہے۔ جب وہ دنیا میں تھا تو اُس نے ہمارے لئے گناہوں سے پاک صاف ہو جانے کا انتظام قائم کیا۔ اِس کے بعد وہ آسمان پر قادرِ مطلق کے دہنے ہاتھ جا بیٹھا۔

ماضی میں اللہ کی ہدایات نبیوں کے وسیلے سے دنیا میں نازل ہوئیں۔ لیکن اِن آخری دنوں میں اللہ اپنے فرزند کے وسیلے سے ہم سے ہم کلام ہوا ہے، اُسی کے وسیلے سے جسے اُس نے تمام چیزوں کا وارث مقرر کیا تھا۔ انجیلِ مقدّس فرماتی ہے کہ گو اللہ نے نبیوں کے وسیلے سے اپنے آپ کو انسان پر ظاہر کیا تھا تاہم یہ ناکافی تھا، کیونکہ تمام نبیوں سے کوئی نہ کوئی گناہ سرزد ہوا تھا۔ لیکن اب اللہ اپنے فرزند کے وسیلے

سے ظاہر ہوا ہے، اُن ہی کے وسیلے سے جو اللہ کی ذات کے عین مشابہ ہیں اور جن سے کبھی بھی گناہ سرزد نہیں ہوا ہے۔ انجیلِ مقدّس، یوحنا 1:1-3، 14، 18،

> ابتدا میں کلام تھا۔ کلام اللہ کے ساتھ تھا اور کلام اللہ تھا۔ یہی ابتدا میں اللہ کے ساتھ تھا۔ سب کچھ کلام کے وسیلے سے پیدا ہوا۔ مخلوقات کی ایک بھی چیز اُس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔
>
> کلام انسان بن کر ہمارے درمیان رہائش پذیر ہوا اور ہم نے اُس کے جلال کا مشاہدہ کیا۔ وہ فضل اور سچائی سے معمور تھا اور اُس کا جلال باپ کے اکلوتے فرزند کا سا تھا۔
>
> کسی نے کبھی بھی اللہ کو نہیں دیکھا۔ لیکن اکلوتا فرزند جو اللہ کی گود میں ہے اُسی نے اللہ کو ہم پر ظاہر کیا ہے۔

حضرت یوحنا رسول فرماتے ہیں کہ عیسیٰ المسیح تمام اُن نبیوں سے بڑے ہیں جو اُن سے پہلے آئے تھے، کیونکہ وہ خود اللّٰہ کا کلام ہیں اور اُن کے وسیلے سے کائنات خلق ہوئی۔ گو کسی نے اللّٰہ کو نہیں دیکھا لیکن اللّٰہ کے فرزند، عیسیٰ المسیح کے وسیلے سے اللّٰہ انسان پر ظاہر ہوا ہے۔ اِس دنیا کی تخلیق سے پہلے اللّٰہ کا کلام تھا۔ انجیل فرماتی ہے کہ اللّٰہ کا کلام اللّٰہ خود ہے، نیز کہ اللّٰہ کا کلام عیسیٰ المسیح کی ذات میں ظاہر ہوا ہے۔ انجیلِ مقدّس، 1۔ تیمُتھیُس 16:3،

> یقیناً ہمارے ایمان کا بھید عظیم ہے۔
> وہ جسم میں ظاہر ہوا،
> روح میں راست باز ٹھہرا
> اور فرشتوں کو دکھائی دیا۔
> اُس کی غیریہودیوں میں منادی کی گئی،
> اُس پر دنیا میں ایمان لایا گیا
> اور اُسے آسمان کے جلال میں اُٹھا لیا گیا۔

عیسیٰ المسیح میں اللہ ہمارے درمیان ظاہر ہوا، اور ہر زبان، قوم اور قبیلے میں اُس کے ایمان دار ہوں گے۔ لیکن گو عیسیٰ المسیح کا یہ جلال تھا تو بھی اُنہوں نے اپنے آپ کو پست کر دیا۔ انجیلِ مقدّس، فلپیوں 2:5-11،

> وہی سوچ رکھیں جو مسیح عیسیٰ کی بھی تھی۔ وہ جو اللہ کی صورت پر تھا نہیں سمجھتا تھا کہ میرا اللہ کے برابر ہونا کوئی ایسی چیز ہے جس کے ساتھ زبردستی چمٹے رہنے کی ضرورت ہے۔ نہیں، اُس نے اپنے آپ کو اِس سے محروم کر کے غلام کی صورت اپنائی اور انسانوں کی مانند بن گیا۔ شکل و صورت میں وہ انسان پایا گیا۔ اُس نے اپنے آپ کو پست کر دیا اور موت تک تابع رہا، بلکہ صلیبی موت تک۔ اِس لئے اللہ نے اُسے سب سے اعلیٰ مقام پر سرفراز کر دیا اور اُسے وہ نام بخشا جو ہر نام سے اعلیٰ ہے، تاکہ عیسیٰ کے اِس نام کے سامنے ہر گھٹنا جھکے، خواہ وہ گھٹنا آسمان پر، زمین پر یا اِس کے

نیچے ہو، اور ہر زبان تسلیم کرے کہ عیسیٰ مسیح خداوند ہے۔
یوں خدا باپ کو جلال دیا جائے گا۔

اِس کا مطلب ہے کہ ہم سب کو عیسیٰ المسیح کی مانند ہونا چاہیئے، اُن ہی کی مانند جن کی طرف سے ہمیں نجات حاصل ہوئی ہے۔ آپ اللّٰہ کے برابر تھے، لیکن آپ اپنے آپ کو اِس عُہدے سے محروم کرکے غلام کی صورت میں انسان بن گئے۔ آپ موت تک فرماں بردار رہے، کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ دنیا کے گناہوں کو اُٹھا لے جانا ہے۔ اِس لئے اللّٰہ نے آپ کو زندہ کرکے تمام ناموں سے عظیم نام بخش دیا تاکہ پوری کائنات کو معلوم ہو کہ عیسیٰ المسیح خداوند ہیں اور اللّٰہ قادرِ مطلق باپ کو جلال حاصل ہو۔

انجیل فرماتی ہے کہ عیسیٰ المسیح انسان بھی تھے اور اللّٰہ کا کلام بھی۔ اِس کا مطلب ہے کہ عیسیٰ المسیح کی دو ذاتیں ہیں۔

عیسیٰ المسیح کی انسانی ذات بھی ہے اور الٰہی ذات بھی۔

آپ کی انسانی ذات

انجیلِ مقدّس، لوقا 1:35 میں جبرائیل فرشتہ مریمؑ سے مخاطب ہو کر المسیح کی پیدائش کے بارے میں فرماتا ہے کہ

> روح القدس تجھ پر نازل ہو گا، اللّٰہ تعالیٰ کی قدرت کا سایہ تجھ پر چھا جائے گا۔ اِس لئے یہ بچہ قدوس ہو گا اور اللّٰہ کا فرزند کہلائے گا۔

عیسیٰ المسیح کی انسانی ذات ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ وہ انسان بن کر اِس دنیا میں نازل ہوئے۔ اللّٰہ کے فرمان پر روح القدس مریمؑ پر نازل ہوا اور عیسیٰ المسیح انسان بن گئے۔عیسیٰ المسیح زندگی بھر بے گناہ تھے، وہ پاک اور مقدّس تھے۔ آپ کی پیدائش، زندگی، موت، جی اُٹھنا، آسمان پر اُٹھا لیا جانا—یہ پورا سلسلہ پاک اور کامل تھا، اور آپ میں کوئی بھی بدی نہیں تھی۔ انسان ہونے کے ناتے سے آپ مریمؑ کے بیٹے تھے، لیکن آپ بے گناہ، کامل اور خالص تھے۔

آپ کی الٰہی ذات

عیسیٰ المسیح کی الٰہی ذات بھی ہے۔ اِس سے مراد یہ ہے کہ آپ اللہ کا کلام بلکہ اللہ خود ہیں۔ انجیلِ مقدّس، یوحنا میں لکھا ہے کہ آپ اللہ کا کلام ہیں۔ آپ کی ازل سے الٰہی ذات ہے جبکہ آپ نے دنیا میں نازل ہو کر انسانی ذات اپنا لی۔ یہ ایک الٰہی بھید ہے۔ آپ کی الٰہی ذات دائمی ہے، کیونکہ آپ اللہ کا کلام بلکہ اللہ خود ہیں۔ دیگر الفاظ میں آپ اللہ کے فرزند ہیں۔عیسیٰ المسیح نے فرمایا کہ جس نے مجھے دیکھا ہے، اُس نے باپ کو دیکھا ہے، کیونکہ مَیں اور باپ ایک ہیں۔

انسانی اور الٰہی ذات ہونے کی ضرورت

لازم تھا کہ عیسیٰ المسیح کی انسانی ذات بھی ہو اور الٰہی ذات بھی۔ یہ ایک بھید ہے جس کی وضاحت اللہ نے اپنے کلام میں کی ہے۔عیسیٰ المسیح انسان تو بن گئے، لیکن وہ گناہ سے پاک صاف رہے۔ آپ نے اِس لئے انسانی ذات اپنائی کہ اپنی جان کو انسان کی خاطر دیں۔ انسان اپنے گناہوں کے باعث سزائے موت کے لائق ہے، اور

وہ صرف اُسی پاک ذات کے وسیلے سے معافی پا سکتا ہے جو کامل انسان ہونے کے باعث سزائے موت کے لائق نہیں تھے۔ اُس پاک ذات نے انسانی ذات اپنائی تاکہ اپنے اوپر انسانوں کے گناہ اُٹھا لے جائے۔

لکھا ہے کہ اللہ ہی گناہوں کی معافی بخش دیتا ہے۔ کوئی اور مخلوق معافی نہیں دے سکتا۔ چونکہ عیسیٰ المسیح کی ذاتِ الٰہی بھی ہے اِس لئے آپ کو گناہ معاف کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ اگر آپ کی ذاتِ الٰہی نہ ہوتی، تو آپ ہمارے گناہوں کو کیسے معاف فرماتے؟

> یہ ایک بھید ہے کہ عیسیٰ المسیح سَو فیصد انسان بھی ہیں اور سَو فیصد الٰہی بھی۔ اِس واحد وسیلے سے آپ نے اللہ کا انصاف اور اللہ کی محبت کا تقاضا پورا کیا۔

اللہ کا انصاف فرماتا ہے کہ گناہ کی سزا موت ہے جبکہ اللہ کی محبت ہمیں اِس سزا سے بچانا چاہتی ہے۔ لٰہذا عیسیٰ المسیح اللہ کی کامل محبت کا

اظہار ہے، کیونکہ عیسیٰ المسیح نے ہماری جگہ موت کی سزا اپنے اوپر اٹھا کر انصاف کا تقاضا پورا کیا۔ لازم تھا کہ وہ انسان ہوں تاکہ ہماری جگہ اپنی جان دے سکیں۔لیکن یہ بھی لازم تھا کہ وہ الٰہی ہوں تاکہ ہمیں بچا کر اللّٰہ کے فرزند بنا سکیں۔ اگر وہ صرف انسان ہوتے تو اُن میں ہمیں بچانے کی قوت نہ ہوتی۔ انجیلِ مقدّس، رومیوں 1:3-4،

> اور یہ پیغام اُس کے فرزند عیسیٰ کے بارے میں ہے۔ انسانی لحاظ سے وہ داؤد کی نسل سے پیدا ہوا، جبکہ روح القدس کے لحاظ سے وہ قدرت کے ساتھ اللّٰہ کا فرزند ٹھہرا جب وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ یہ ہے ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے بارے میں اللّٰہ کی خوش خبری۔

انجیلِ مقدّس، یوحنا 30:10،

> مَیں اور باپ ایک ہیں۔

تثلیث: باپ، فرزند اور روح القدس

تثلیث ایک بھید ہے۔ اِس نام سے ہم ظاہر کرتے ہیں کہ ہم اُس ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں جو تین اقانیم یعنی باپ، فرزند اور روح القدس میں ہم پر ظاہر ہوا ہے۔ اللّٰہ روح بھی ہے اور ایک بھی ہے، لیکن وہ ہم پر باپ، فرزند اور روح القدس کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔ انجیلِ مقدّس، یوحنا 24:4،

> اللّٰہ روح ہے، اِس لئے لازم ہے کہ اُس کے پرستار روح اور سچائی سے اُس کی پرستش کریں۔

لٰہذا روح القدس زندہ خدا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اللّٰہ ایک ہے اور کہ وہ کسی اَور کو اپنی شان اور جلال میں شریک نہیں کرتا۔ لیکن اللّٰہ تین مختلف اقانیم میں ہم پر ظاہر ہوا ہے۔ انجیلِ مقدّس، متی 28:18-20،

> پھر عیسیٰ نے اُن کے پاس آ کر کہا، "آسمان اور زمین کا کُل اختیار مجھے دے دیا گیا ہے۔ اِس لئے جاؤ، تمام

> قوموں کو شاگرد بنا کر اُنہیں باپ، فرزند اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔ اور اُنہیں یہ سکھاؤ کہ وہ اُن تمام احکام کے مطابق زندگی گزاریں جو مَیں نے تمہیں دیئے ہیں۔ اور دیکھو، مَیں دنیا کے اختتام تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔"

ہم پڑھ چکے ہیں کہ بپتسمہ یا پاک غسل عیسیٰ المسیح کی پیروی کرنے کا اعلان ہے۔ بپتسمہ باپ، فرزند اور روح القدس کے نام سے کیا جاتا ہے۔ یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ بپتسمہ ایک ہی نام سے دیا جاتا ہے، لیکن اِس ایک نام میں باپ، فرزند اور روح القدس شامل ہیں، وہ کچھ جو تثلیث کہلاتا ہے۔ انجیلِ مقدّس، 2۔ کُرِنتھیوں 13:13،

> خداوند عیسیٰ مسیح کا فضل، اللّٰہ کی محبت اور روح القدس کی رفاقت آپ سب کے ساتھ ہوتی رہے۔

اِس کا مطلب ہے کہ خداوند عیسیٰ المسیح کے فضل اور اللّٰہ کی محبت اور روح القدس کی رفاقت سے برکت حاصل ہوتی ہے۔یعنی اِس ایک خدا

کی برکت میں فرزند کا فضل، باپ کی محبت اور روح القدس کی رفاقت شامل ہیں۔

11

ممنوع چیزیں

اب آیئے ہم اُن چیزوں پرغور کریں جو انجیل کے مطابق منع ہیں۔

- بت پرستی
- قتل
- زنا
- طلاق
- ماں باپ کی بے عزتی
- چوری

- جھوٹ
- منشیات
- جادوگری
- کسی سے بھی نفرت
- سستی
- قرض

انجیل میں فرائض بھی درج ہیں اور ممنوع چیزیں بھی۔ درجِ بالا چیزیں منع ہیں۔

بت پرستی

توریت، خروج 20:3-6،

> میرے سوا کسی اَور معبود کی پرستش نہ کرنا۔ اپنے لئے بُت نہ بنانا۔ کسی بھی چیز کی مورت نہ بنانا، چاہے وہ آسمان میں، زمین پر یا سمندر میں ہو۔ نہ بُتوں کی پرستش، نہ اُن کی خدمت کرنا، کیونکہ مَیں تیرا رب غیور خدا ہوں۔ جو مجھ سے نفرت کرتے ہیں اُنہیں مَیں تیسری اور چوتھی پشت تک سزا دوں گا۔ لیکن جو مجھ سے محبت رکھتے اور

میرے احکام پورے کرتے ہیں اُن پر مَیں ہزار پشتوں تک مہربانی کروں گا۔

زندہ اللہ کے سوا کسی اَور دیوتا کی پوجا مت کرنا۔ مثال کے طور پر، انجیلِ مقدّس میں قلم بند ہے کہ لالچ بت پرستی کے برابر ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ جو پیسے یا دولت کا لالچ کرکے اِس کے پیچھے بھاگتا رہے وہ اُن چیزوں کو بُت بنا کر بُت پرست ثابت ہوا ہے۔

اِس کے علاوہ لازم ہے کہ لوگ جنسی اور جسمانی گناہوں سے دُور رہیں۔ وہ گندی فلموں تک نہ دیکھیں۔مختلف قسم کے تعویذ، قسمت کا حال بتانے والی چیزیں اور بدروحوں سے بچانے والی چیزیں بھی بُت ہیں۔ یہ سب بُت ہی ہیں کیونکہ اللہ خود ہماری حفاظت کرتا ہے، اور وہ نہیں چاہتا کہ ہم ایسی چیزوں پر اعتبار کریں۔ اللہ اِن ساری چیزوں سے کہیں قوی ہے! انجیلِ مقدّس، کُلسیوں 2:13-15،

پہلے آپ اپنے گناہوں اور نامختون جسمانی حالت کے سبب سے مُردہ تھے، لیکن اب اللہ نے آپ کو مسیح

کے ساتھ زندہ کر دیا ہے۔ اُس نے ہمارے تمام گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔ ہمارے قرض کی جو رسید اپنی شرائط کی بنا پر ہمارے خلاف تھی اُسے اُس نے منسوخ کر دیا۔ ہاں، اُس نے ہم سے دُور کر کے اُسے کیلوں سے صلیب پر جڑ دیا۔ اُس نے حکمرانوں اور اختیار والوں سے اُن کا اسلحہ چھین کر سب کے سامنے اُن کی رُسوائی کی۔ ہاں، مسیح کی صلیبی موت سے وہ اللہ کے قیدی بن گئے اور اُنہیں فتح کے جلوس میں اُس کے پیچھے پیچھے چلنا پڑا۔

عیسیٰ المسیح نے صلیب پر شیطان کو شکست دی، اِس لئے ایمان داروں کو ابلیس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ جب ایمان دار پورے دل و جان سے عیسیٰ المسیح کی پیروی کرتے ہیں تو وہ اُس کے خون میں محفوظ رہتے ہیں، اور شیطان کا اُن پر کچھ بھی اختیار نہیں رہا۔

قتل

توریت، خروج 20:13،

> قتل نہ کرنا۔

عیسیٰ المسیح سلام علیہ اِس حکم کو مزید گہرائی تک لے گئی۔ انجیلِ مقدّس،متی 5:21-

24،

> تم نے سنا ہے کہ باپ دادا کو فرمایا گیا، 'قتل نہ کرنا۔
> اور جو قتل کرے اُسے عدالت میں جواب دینا ہو گا۔'
> لیکن مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ جو بھی اپنے بھائی پر غصہ
> کرے اُسے عدالت میں جواب دینا ہو گا۔ اِسی طرح
> جو اپنے بھائی کو 'احمق' کہے اُسے یہودی عدالتِ عالیہ
> میں جواب دینا ہو گا۔ اور جو اُس کو 'بے وقوف!' کہے وہ
> جہنم کی آگ میں پھینکے جانے کے لائق ٹھہرے گا۔
> لہٰذا اگر تجھے بیت المقدّس میں قربانی پیش کرتے وقت

> یاد آئے کہ تیرے بھائی کو تجھ سے کوئی شکایت ہے تو اپنی قربانی کو وہیں قربان گاہ کے سامنے ہی چھوڑ کر اپنے بھائی کے پاس چلا جا۔ پہلے اُس سے صلح کر اور پھر واپس آ کر اللّٰہ کو اپنی قربانی پیش کر۔

لہٰذا ہمیں اپنے الفاظ پرغور کرنے کی ضرورت ہے۔ چاہیئے کہ ہم دوسروں کے بارے میں منفی بات ہی نہ کریں۔ ہم غلط بیانی کرنے کے لئے نہیں بلائے گئے بلکہ برکت دینے کے لئے۔ غلط بیانی کرنا قتل کے برابر ہے۔

زنا

ہر جنسی گناہ سے پرہیز کرنا ہے۔ توریت، خروج 14:20،

> زنا نہ کرنا۔

اِس کے متعلق عیسیٰ المسیح نے انجیلِ مقدّس، متی 5:27-28 میں فرمایا،

تم نے یہ حکم سن لیا ہے کہ 'زنا نہ کرنا۔' لیکن مَیں تمہیں بتاتا ہوں، جو کسی عورت کو بُری خواہش سے دیکھتا ہے وہ اپنے دل میں اُس کے ساتھ زنا کرچکا ہے۔

اِس کا مطلب ہے کہ کسی عورت کو لالچی نظر سے دیکھنا منع ہے۔ یہ حکم عورتوں پر بھی لاگو ہے۔ انجیلِ مقدّس، 1۔ کُرِنتھیوں 6:18-20،

زناکاری سے بھاگیں! انسان سے سرزد ہونے والا ہر گناہ اُس کے جسم سے باہر ہوتا ہے سوائے زنا کے۔ زناکار تو اپنے ہی جسم کا گناہ کرتا ہے۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ آپ کا بدن روح القدس کا گھر ہے جو آپ کے اندر سکونت کرتا ہے اور جو آپ کو اللہ کی طرف سے ملا ہے؟ آپ اپنے مالک نہیں ہیں کیونکہ آپ کو قیمت ادا کر کے خریدا گیا ہے۔ اب اپنے بدن سے اللہ کو جلال دیں۔

لٰہذا آپ کو ہر اُس چیز سے دُور رہنے کی ضرورت ہے جس کا جنسی گناہ سے تعلق ہو۔ آپ کا بدن روح القدس کی سکونت گاہ ہے۔ یہ بات اُن تمام گناہوں پر لاگو ہے جو آپ کے جسم کو نقصان پہنچاتے ہیں، یعنی تمباکو نوشی، حد سے پیٹوپن، شراب خوری وغیرہ۔ یہ ساری چیزیں روح القدس کی سکونت گاہ کو تباہ کرتی ہیں۔

طلاق

جو آدمی یا عورت عیسیٰ المسیح پر ایمان لائے اُسے اپنے شریکِ حیات سے الگ رہنے کی اجازت نہیں۔ صرف شریکِ حیات کی وفات پر دوبارہ شادی کرنے کی اجازت ہے۔ انجیلِ مقدّس، مرقس 10:6-9، 11-12،

> لیکن ابتدا میں ایسا نہیں تھا۔ دنیا کی تخلیق کے وقت اللہ نے اُنہیں مرد اور عورت بنایا۔ ’اِس لئے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر اپنی بیوی کے ساتھ پیوست ہو جاتا ہے۔ وہ دونوں ایک ہو جاتے ہیں۔‘ یوں وہ کلامِ

> مقدّس کے مطابق دو نہیں رہتے بلکہ ایک ہو جاتے ہیں۔ تو جسے اللّٰہ نے خود جوڑا ہے اُسے انسان جدا نہ کرے ... جو اپنی بیوی کو طلاق دے کر کسی اَور سے شادی کرے وہ اُس کے ساتھ زنا کرتا ہے۔ اور جو عورت اپنے خاوند کو طلاق دے کر کسی اَور سے شادی کرے وہ بھی زنا کرتی ہے۔

جب آدمی اپنے والدین کو چھوڑ کر بیوی سے پیوست ہو جاتا ہے تو وہ دو نہیں رہتے بلکہ ایک ہو جاتے ہیں۔ کسی کو اُس چیز کو توڑنا نہیں چاہئے جسے اللّٰہ نے جوڑا ہے۔

ماں باپ کی عزت

توریت، خروج 12:20،

> اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا۔ پھر تُو اُس ملک میں جو رب تیرا خدا تجھے دینے والا ہے دیر تک جیتا رہے گا۔

انجیلِ مقدّس، اِفسیوں 6:1-3،

> بچو، خداوند میں اپنے ماں باپ کے تابع رہیں، کیونکہ یہی راست بازی کا تقاضا ہے۔ کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، "اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا۔" یہ پہلا حکم ہے جس کے ساتھ ایک وعدہ بھی کیا گیا ہے، "پھر تُو خوش حال اور زمین پر دیر تک جیتا رہے گا۔"

جب ہم والدین اور بچوں کے تعلقات پر غور کرتے ہیں تو ہمیں دو باتوں میں امتیاز کرنے کی ضرورت ہے—عزت کرنے میں اور تابع داری کرنے میں۔ اپنے والدین کی عزت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اُنہیں بزرگ اور تجربہ کار سمجھیں، مگر اِس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر صورت میں اُن کی تابع داری کریں۔

پہلی مثال: اگر باپ اپنے بیٹے کو چوری یا قتل کرنے پر مجبور کرنے کی کوشش کرے تو اِس صورت میں تابع داری جائز نہیں۔ لازم ہے کہ بیٹا انکار کر کے کہے کہ بے شک آپ مجھے نہایت عزیز ہیں، لیکن اِس

حکم پر عمل کرنے سے مَیں اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کروں گا، لہٰذا مَیں ایسا نہیں کر سکتا۔

دوسری مثال: فرض کریں کہ کوئی لڑکا یا لڑکی عیسیٰ المسیح کی پیروی کرنے کا فیصلہ کر کے اپنی زندگی اُس کے سپرد کرے۔ اگر اُس کے والدین اُسے روکنے کی کوشش کریں تو لازم ہے کہ بچہ انکار کر کے کہے کہ بے شک آپ مجھے نہایت عزیز ہیں، لیکن اب عیسیٰ المسیح میرے آقا ہیں جن سے میرے گناہ معاف ہوئے ہیں اور مجھے ابدی زندگی حاصل ہوئی ہے۔ مَیں اللہ کی یہ نعمت اب چھوڑ ہی نہیں سکتا۔

چوری

توریت، خروج 20:15، 17،

> چوری نہ کرنا۔ اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا۔ نہ اُس کی بیوی کا، نہ اُس کے نوکر کا، نہ اُس کی نوکرانی کا، نہ اُس کے بَیل اور نہ اُس کے گدھے کا بلکہ اُس کی کسی بھی چیز کا لالچ نہ کرنا۔

چوری کس وقت شروع ہوتی ہے؟ اُس وقت جب دل میں لالچ پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا لالچ سے گریز کرنے کی ضرورت ہے تاکہ چوری کرنے کی آزمائش میں نہ پڑیں۔

جھوٹ

توریت، خروج 16:20،

> اپنے پڑوسی کے بارے میں جھوٹی گواہی نہ دینا۔

انجیلِ مقدّس، اِفسیوں 25:4،

> اِس لئے ہر شخص جھوٹ سے باز رہ کر دوسروں سے سچ بات کرے، کیونکہ ہم سب ایک ہی بدن کے اعضا ہیں۔

حق پر قائم رہیں۔ ایمان دار کو کسی کے سامنے شرم محسوس کرنے یا خوف کھانے کی ضرورت ہی نہیں۔ اِس کے مقابلے میں وہ اللّٰہ کا خوف مانے جو حق ہے اور جس سے جھوٹ چھپا نہیں رہتا۔

منشیات

انجیلِ مقدّس، اِفسیوں 18:5،

> شراب میں متوالے نہ ہو جائیں، کیونکہ اِس کا انجام عیاشی ہے۔ اِس کے بجائے روح القدس سے معمور ہوتے جائیں۔

نشے میں نہ آنا۔ نشے میں ہوتے وقت انسان صحیح طرح سوچ نہیں سکتا۔ ہر ایمان دار کو خالص زندگی گزارنا ہے۔ اُسے روح القدس سے معمور ہو کر ہر قسم کی بدمعاشی سے پرہیز کرنا ہے۔

جادوگری

کتابِ مقدّس ہر قسم کا جادو منع کرتی ہے یعنی ٹونا، گنڈا، جوا، تعویذ، فال کھولنا، نظر لگوانا یا نظر اُتروانا، جھاڑ پھونک اور جادو کی دیگر اقسام۔ ہر طرح کی توہم پرستی کتابِ مقدّس کے مطابق جائز نہیں بلکہ لعنتی ہے۔

توریت، استثنا 18:10-14،

تیرے درمیان کوئی بھی اپنے بیٹے یا بیٹی کو قربانی کے طور پر نہ جلائے۔ نہ کوئی غیب دانی کرے، نہ فال یا شگون نکالے یا جادوگری کرے۔ اِسی طرح منتر پڑھنا، حاضِرات کرنا، قسمت کا حال بتانا یا مُردوں کی روحوں سے رابطہ کرنا سخت منع ہے۔ جو بھی ایسا کرے وہ رب کی نظر میں قابلِ گھن ہے۔ اِن ہی مکروہ دستوروں کی وجہ سے رب تیرا خدا تیرے آگے سے اُن قوموں کو نکال دے گا۔ اِس لئے لازم ہے کہ تُو رب اپنے خدا کے سامنے بے قصور رہے۔ جن قوموں کو تُو نکالنے والا ہے وہ اُن کی سنتی ہیں جو فال نکالتے اور غیب دانی کرتے ہیں۔ لیکن رب تیرے خدا نے تجھے ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی۔

جو بھی قسمت کا حال بتائے، روحوں سے بات کرے، مُردوں سے یا غیب کی بدروحوں سے تعلق رکھے، جو شیطانی نشان اپنے پاس رکھے

وہ اللہ تعالیٰ کی توہین کرتا ہے۔ اللہ تمام جادوگری سے نفرت رکھتا ہے۔

توریت، یسعیاہ 19:8،

> لوگ تمہیں مشورہ دیتے ہیں، "جاؤ، مُردوں سے رابطہ کرنے والوں اور قسمت کا حال بتانے والوں سے پتا کرو، اُن سے جو باریک آوازیں نکالتے اور بڑبڑاتے ہوئے جواب دیتے ہیں۔" لیکن اُن سے کہو، "کیا مناسب نہیں کہ قوم اپنے خدا سے مشورہ کرے؟ ہم زندوں کی خاطر مُردوں سے بات کیوں کریں؟"

لازم ہے کہ ہم براہِ راست اللہ سے راہنمائی دریافت کریں۔ روحیں یا اُن کے بلانے والوں سے رابطہ رکھنا سراسر منع ہے۔ بے شک کسی مرحوم کی قبر پر جا کر اُس کا اچھا نمونہ یاد کرنے کی اجازت ہے۔لیکن کسی مرحوم سے کچھ مانگنا یا اُس کی قوت حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہرگز منع ہے۔

جب ہم گھر میں لکڑی سے کوئی چیز بنائیں تو وہ بت نہیں ہے۔لیکن جوں ہی اُس چیز کی پوجا کی جائے تو وہ بت بن گئی ہے۔ اللہ بت

پرستی سے نفرت رکھتا ہے، اور انجیل کے مطابق عیسیٰ المسیح ہی کو شفا اور حفاظت دینے کا اختیار حاصل ہے۔ وہی ہمیں شیطانی روحوں سے بچائے رکھتے ہیں۔ جو عیسیٰ المسیح پر ایمان لائے وہ شیطانی طاقتوں سے محفوظ رہتا ہے۔ ہم عیسیٰ المسیح میں اِس لئے محفوظ ہیں کہ آپ صلیب پر تمام شیطانی طاقتوں پر غالب آئے۔

> ہر ایمان دار کو بدروحیں نکالنے اور بیماروں کو شفا دینے کا اختیار حاصل ہے۔

انجیلِ مقدّس، مرقس 16:16-18،

> جو بھی ایمان لا کر بپتسمہ لے اُسے نجات ملے گی۔ لیکن جو ایمان نہ لائے اُسے مجرم قرار دیا جائے گا۔ اور جہاں جہاں لوگ ایمان رکھیں گے وہاں یہ الٰہی نشان ظاہر ہوں گے: وہ میرے نام سے بدروحیں نکال دیں گے، نئی نئی

زبانیں بولیں گے اور سانپوں کو اُٹھا کر محفوظ رہیں گے۔
مہلک زہر پینے سے اُنہیں نقصان نہیں پہنچے گا اور جب
وہ اپنے ہاتھ مریضوں پر رکھیں گے تو شفا پائیں گے۔

چنانچہ جا کر عیسیٰ المسیح کی خوش خبری سنائیں۔عیسیٰ المسیح کے نام سے بیماروں کے لئے دعا کریں اور بدروحیں نکالیں۔ یہ خوش خبری آپ کے تمام عزیز و اقارب، آپ کے گاؤں، شہر بلکہ پوری دنیا کو آزاد کرنا چاہتی ہے۔

کسی سے بھی نفرت

لازم ہے کہ ایمان دار نہ دیگر قبیلوں، نہ ہی دیگر اقوام سے نفرت کرے۔ چونکہ اللہ ہر قوم اور خاندان سے محبت رکھتا ہے، اِس لئے لازم ہے کہ ہم سب سے برابر محبت رکھیں۔ انجیلِ مقدّس، لوقا 10:25-37،

ایک موقع پر شریعت کا ایک عالِم عیسیٰ کو پھنسانے کی خاطر کھڑا ہوا۔ اُس نے پوچھا، ”اُستاد، مَیں کیا کیا کرنے سے میراث میں ابدی زندگی پا سکتا ہوں؟“

عیسیٰ نے اُس سے کہا، ”شریعت میں کیا لکھا ہے؟ تُو اُس میں کیا پڑھتا ہے؟“

آدمی نے جواب دیا، ”’رب اپنے خدا سے اپنے پورے دل، اپنی پوری جان، اپنی پوری طاقت اور اپنے پورے ذہن سے پیار کرنا‘ اور ’اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنا جیسی تُو اپنے آپ سے رکھتا ہے۔‘“

عیسیٰ نے کہا، ”تُو نے ٹھیک جواب دیا۔ ایسا ہی کر تو زندہ رہے گا۔“

لیکن عالِم نے اپنے آپ کو درست ثابت کرنے کی غرض سے پوچھا، ”تو میرا پڑوسی کون ہے؟“

عیسیٰ نے جواب میں کہا، ”ایک آدمی یروشلم سے یریحو کی طرف جا رہا تھا کہ وہ ڈاکوؤں کے ہاتھوں میں پڑ گیا۔ اُنہوں نے اُس کے کپڑے اُتار کر اُسے خوب مارا اور ادھ موا چھوڑ کر چلے گئے۔ اتفاق سے ایک امام بھی اُسی راستے پر یریحو کی طرف چل رہا تھا۔ لیکن جب اُس نے زخمی آدمی کو دیکھا تو راستے کی پرلی طرف ہو کر آگے نکل گیا۔ لاوی قبیلے کا ایک خادم بھی وہاں سے گزرا۔ لیکن وہ بھی راستے کی پرلی طرف سے آگے نکل گیا۔ پھر سامریہ کا ایک مسافر وہاں سے گزرا۔ جب اُس نے زخمی آدمی کو دیکھا تو اُسے اُس پر ترس آیا۔ وہ اُس کے پاس گیا اور اُس کے زخموں پر تیل اور مَے لگا کر اُن پر پٹیاں باندھ دیں۔ پھر اُس کو اپنے گدھے پر بٹھا کر سرائے تک لے گیا۔ وہاں اُس نے اُس کی مزید دیکھ بھال کی۔ اگلے دن اُس نے چاندی کے دو سِکے نکال کر سرائے کے مالک کو دیئے اور کہا، ’اِس

کی دیکھ بھال کرنا۔ اگر خرچہ اِس سے بڑھ کر ہوا تو مَیں واپسی پر ادا کر دوں گا۔‘‘

پھر عیسیٰ نے پوچھا، ”اب تیرا کیا خیال ہے، ڈاکوؤں کی زد میں آنے والے آدمی کا پڑوسی کون تھا؟ امام، لاوی یا سامری؟“

عالِم نے جواب دیا، ”وہ جس نے اُس پر رحم کیا۔“

عیسیٰ نے کہا، ”بالکل ٹھیک۔ اب تُو بھی جا کر ایسا ہی کر۔“

یہودیوں اور سامریوں میں بڑی دشمنی تھی۔ وہ ایک دوسرے سے نفرت رکھتے تھے۔ جب ایک یہودی نے حضرت عیسیٰ سے محبت کا مطلب پوچھا تو عیسیٰ المسیح نے اُسے ایک تمثیل سنائی جس میں ایک سامری ایک زخمی یہودی کی مدد کرتا ہے۔ یہ سامری اپنا پیسہ اور وقت لگا کر بے چارے کی مدد کرتا ہے۔ تمثیل کے مطابق ہمیں یوں ہی دیگر تمام قوموں، قبیلوں اور زبانوں سے محبت کرنی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ ہمیں فرمایا گیا ہے کہ اپنے دشمنوں سے بھی محبت رکھیں۔

سستی

کچھ لوگوں کی فطرت ایسی ہے کہ وہ کام نہیں کرنا چاہتے۔ یوں وہ دوسروں کے لئے ہمیشہ بوجھ کا باعث بنتے ہیں۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ معذوروں کی مدد کرنا ہمارا فرض بنتا ہے۔ لیکن جو بھی کام کرنے کے قابل ہو اُسے انجیل کے مطابق کام کرنا چاہیئے۔ انجیلِ مقدّس،1۔ تِھسّلُنیکیوں 4:11-12،

> اپنی عزت اِس میں برقرار رکھیں کہ آپ سکون سے زندگی گزاریں، اپنے فرائض ادا کریں اور اپنے ہاتھوں سے کام کریں، جس طرح ہم نے آپ کو کہہ دیا تھا۔ جب آپ ایسا کریں گے تو غیر ایمان دار آپ کی قدر کریں گے اور آپ کسی بھی چیز کے محتاج نہیں رہیں گے۔

قرض

ایسا قرض نہ لیں جو آپ بعد میں ادا نہیں کر سکتے۔ ایسی صورت میں آپ قرض دینے والے کے غلام بن جائیں گے۔ انجیلِ مقدّس، رومیوں 8:13،

> کسی کے بھی قرض دار نہ رہیں۔ صرف ایک قرض ہے جو آپ کبھی نہیں اُتار سکتے، ایک دوسرے سے محبت رکھنے کا قرض۔ یہ کرتے رہیں کیونکہ جو دوسروں سے محبت رکھتا ہے اُس نے شریعت کے تمام تقاضے پورے کئے ہیں۔

کسی کے قرض دار نہ بنیں اور دوسروں سے اُدھار نہ لیں۔ بے شک ایک دوسرے سے محبت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ توریت، امثال 7:22 میں حضرت سُلیمان فرماتے ہیں،

> امیر غریب پر حکومت کرتا، اور قرض دار قرض خواہ کا غلام ہوتا ہے۔

کلام فرماتا ہے کہ کسی سے قرض یا اُدھار لینے سے ہم اُن کے غلام بن جاتے ہیں۔

12

اگر احکام پر پورے نہ اُترے تو پھر؟

جب ہم ایمان کے درجِ بالا فرائض پر غور کرتے ہیں تو سوال اُبھر آتا ہے کہ کیا ہم یہ تمام احکام پورے کر سکتے ہیں؟ اور اگر ہم اِن پر پورے نہ اُتریں تو پھر کیا ہو گا؟ کیا اللہ ہمیں رد کرے گا؟ کیا نجات کا یقین جاتا رہے گا؟ ظاہری بات ہے کہ ایمان دار سے بھی گناہ سرزد ہوتے

ہیں۔ ایمان لانے پر گو روح القدس ہمیں تقویت دیتا ہے تو بھی ہم کم زور انسان رہتے ہیں۔

پہلے درکار ہے کہ ہم اللہ کے احکام اور اُس کے المسیح میں فضل کا مقصد سمجھیں۔ المسیح نے ہماری جگہ شریعت کی تکمیل کی۔ جس پر ہم پورے نہ اُتر سکے اُس پر وہ پورے اُترے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ ہماری خاطر اپنی جان دینے سے اُنہوں نے ہمارے گناہوں کو مٹا ڈالا۔ اب سے جو اُن پر ایمان لایا وہ روح القدس کی مدد سے صراطِ مستقیم پر چل پڑا ہے۔ انجیلِ مقدّس، 2۔ تیمُتھیُس 14:1،

> جو بیش قیمت چیز آپ کے حوالے کر دی گئی ہے اُسے روح القدس کی مدد سے جو ہم میں سکونت کرتا ہے محفوظ رکھیں۔

روح القدس ایمان دار کو اِس راہ پر چلنے کی تحریک دیتا ہے، لہٰذا ممکن نہیں کہ ایمان دار نیک اعمال نہ کرے۔ انجیلِ مقدّس، یعقوب 26:2،

> جس طرح بدن روح کے بغیر مُردہ ہے اُسی طرح ایمان بھی نیک اعمال کے بغیر مُردہ ہے۔

لیکن ہمارے نیک اعمال اور ثواب ہمیں الٰہی غضب سے نہیں بچاتے۔ المسیح کے پہاڑی وعظ کا ایک خاص مقصد یہی کچھ دکھانا تھا۔ انجیلِ مقدّس، متی 5:20،

> کیونکہ مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اگر تمہاری راست بازی شریعت کے علما اور فریسیوں کی راست بازی سے زیادہ نہیں تو تم آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونے کے لائق نہیں۔

ہمیں صرف اور صرف عیسیٰ المسیح سے نجات ملتی ہے۔ انجیلِ مقدّس، طِطس 3:5،

> اُس نے ہمیں بچایا۔ یہ نہیں کہ ہم نے راست کام کرنے کے باعث نجات حاصل کی بلکہ اُس کے رحم ہی نے

> ہمیں روح القدس کے وسیلے سے بچایا جس نے ہمیں دھو
> کر نئے سرے سے جنم دیا اور نئی زندگی عطا کی۔

غرض، ایمان لانے پر بھی ہمارے نیک اعمال ناکافی ہیں بلکہ ہمیں صرف اور صرف اللّٰہ کے اُس فضل سے نجات ملتی ہے، جو اُس نے المسیح کے وسیلے سے کروائی۔ انجیلِ مقدّس، اِفسیوں 2:8-9،

> کیونکہ یہ اُس کا فضل ہی ہے کہ آپ کو ایمان لانے پر
> نجات ملی ہے۔ یہ آپ کی طرف سے نہیں ہے بلکہ اللّٰہ
> کی بخشش ہے۔ اور یہ نجات ہمیں اپنے کسی کام کے نتیجے
> میں نہیں ملی، اِس لئے کوئی اپنے آپ پر فخر نہیں کرسکتا۔

تو پھر شریعت کا کیا مقصد ہے؟ شریعت کا مرکزی مقصد یہ ہے کہ وہ ہماری تربیت کرے اور ہمیں گناہ کا احساس دلا کر المسیح کے پاس پہنچائے۔ انجیلِ مقدّس، گلتیوں 3:24،

> یوں شریعت کو ہماری تربیت کرنے کی ذمہ داری دی گئی۔ اُسے ہمیں مسیح تک پہنچانا تھا تاکہ ہمیں ایمان سے راست باز قرار دیا جائے۔

ایمان لانے پر اللہ ہمارے دلوں کو روح القدس کے ذریعے تبدیل کرکے نیک کام کرنے کی تحریک دیتا ہے۔ گو ہم ایمان لانے پر بھی کامل نہیں ہوسکتے، لیکن روح القدس ہمیں بار بار ہمارے گناہوں اورشیطانی طاقتوں پر غالب آنے کی قوت عطا کرتا ہے۔

سو ہم فتح مند زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں؟ اِسی میں کہ ہم اپنے آقا کے ساتھ لپٹے رہیں اور روح القدس کو دل میں جگہ دیں۔ تب پولس رسول کا درجِ ذیل قول ہم پر بھی صادق آئے گا۔ انجیلِ مقدّس، 2۔تیمُتھیُس 2:11-13،

> اگر ہم اُس کے ساتھ مر گئے
> تو ہم اُس کے ساتھ جئیں گے بھی۔
> اگر ہم برداشت کرتے رہیں

تو ہم اُس کے ساتھ حکومت بھی کریں گے۔
اگر ہم اُسے جاننے سے انکار کریں
تو وہ بھی ہمیں جاننے سے انکار کرے گا۔
اگر ہم بے وفا نکلیں
تو بھی وہ وفادار رہے گا۔
کیونکہ وہ اپنا انکار نہیں کرسکتا۔

13

عیسیٰ المسیح میں قائم رہنا

ہر لمحہ عیسیٰ المسیح میں قائم رہیں۔ کیونکہ اُس کے بغیر ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ انجیلِ مقدّس، یوحنا 15:4-5،

> مجھ میں قائم رہو تو مَیں بھی تم میں قائم رہوں گا۔ جو شاخ بیل سے کٹ گئی ہے وہ پھل نہیں لا سکتی۔ بالکل

> اِسی طرح تم بھی اگر تم مجھ میں قائم نہیں رہتے پھل نہیں لا سکتے۔ مَیں ہی انگور کی بیل ہوں، اور تم اُس کی شاخیں ہو۔ جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور مَیں اُس میں وہ بہت سا پھل لاتا ہے، کیونکہ مجھ سے الگ ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے۔

جس طرح شاخ درخت سے الگ ہو کر زندہ نہیں رہ سکتی اُسی طرح ایمان دار عیسیٰ المسیح سے الگ قائم نہیں رہ سکتا۔ جس طرح شاخ درخت کے ساتھ پیوست ہونے کے باعث زندہ رہتی ہے اُسی طرح ایمان دار بھی لمحہ بہ لمحہ عیسیٰ المسیح کے ساتھ پیوست رہنے سے ہی قائم رہتا ہے۔ عیسیٰ المسیح کے بغیر ایمان دار پھل لا کر اپنی زندگی سے اللّٰہ کو جلال نہیں دے سکتا۔

14

ستاتے وقت ثابت قدم رہنا

ایمان لانے پر بہت دفعہ تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ممکن ہے کہ نئے ایمان دار سے بدسلوکی کی جائے، اُسے جیل میں ڈالا جائے، یہاں تک کہ اُسے قتل بھی کیا جائے۔ گو ایسا کرنے سے لوگ اللہ کی خلاف ورزی کرتے ہیں تاہم عیسیٰ المسیح کے کسی بھی پیروکار کے ساتھ ایسا سلوک بہت ممکن ہے۔ انجیلِ مقدّس، 2۔ تیمُتھیُس 3:12،

بات یہ ہے کہ سب جو مسیح عیسیٰ میں خدا ترس زندگی گزارنا چاہتے ہیں اُنہیں ستایا جائے گا۔

انجیلِ مقدّس، یوحنا 15:18-19؛ 16:1-4، 33 میں عیسیٰ المسیح فرماتے ہیں،

اگر دنیا تم سے دشمنی رکھے تو یہ بات ذہن میں رکھو کہ اُس نے تم سے پہلے مجھ سے دشمنی رکھی ہے۔ اگر تم دنیا کے ہوتے تو دنیا تم کو اپنا سمجھ کر پیار کرتی۔ لیکن تم دنیا کے نہیں ہو۔ مَیں نے تم کو دنیا سے الگ کر کے چن لیا ہے۔ اِس لئے دنیا تم سے دشمنی رکھتی ہے۔

مَیں نے تم کو یہ اِس لئے بتایا ہے تاکہ تم گم راہ نہ ہو جاؤ۔ وہ تم کو یہودی جماعتوں سے نکال دیں گے، بلکہ وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ جو بھی تم کو مار ڈالے گا وہ سمجھے گا، 'مَیں نے اللہ کی خدمت کی ہے۔' وہ اِس قسم کی حرکتیں اِس لئے کریں گے کہ اُنہوں نے نہ باپ کو

جانا ہے، نہ مجھے۔ مَیں نے تم کو یہ باتیں اِس لئے بتائی ہیں کہ جب اُن کا وقت آجائے تو تم کو یاد آئے کہ مَیں نے تمہیں آگاہ کر دیا تھا۔

مَیں نے تم کو اِس لئے یہ بات بتائی تاکہ تم مجھ میں سلامتی پاؤ۔ دنیا میں تم مصیبت میں پھنسے رہتے ہو۔لیکن حوصلہ رکھو، مَیں دنیا پر غالب آیا ہوں۔

انجیلِ مقدّس، اعمال 4:24،29-31۔

یہ سن کر تمام ایمان داروں نے مل کر اونچی آواز سے دعا کی، "اے آقا، تُو نے آسمان و زمین اور سمندر کو اور جو کچھ اُن میں ہے خلق کیا ہے ... اے رب، اب اُن کی دھمکیوں پر غور کر۔ اپنے خادموں کو اپنا کلام سنانے کی بڑی دلیری عطا فرما۔ اپنی قدرت کا اظہار کر تاکہ ہم تیرے مقدّس خادم عیسیٰ کے نام سے شفا، الٰہی نشان اور معجزے دکھا سکیں۔" دعا کے اختتام پر وہ جگہ ہل گئی

جہاں وہ جمع تھے۔ سب روح القدس سے معمور ہو گئے اور دلیری سے اللہ کا کلام سنانے لگے۔

ستاتے وقت اللہ سے دعا کریں کہ مجھے حوصلہ، دلیری اور طاقت عطا کر تاکہ مَیں ڈرے بغیر تیرا کلام سنا دوں۔ بیماروں کے لئے دعا کریں تو عیسیٰ المسیح کے نام سے معجزے پیش آئیں گے، اُن کے نام کو جلال ملے گا۔ تب بہت سارے لوگوں کو سمجھ آئے گی کہ وہ دُنیا کے نجات دہندہ ہیں جن کی قربانی کے وسیلے سے ہمارے گناہ مٹ گئے ہیں۔

15

اپنی زندگی سے ایمان کی گواہی

ہر ایمان دار کو اپنے قریبی رشتے داروں، پڑوسیوں اور دوستوں سے شروع ہو کر اپنے ایمان کی گواہی دینی ہے۔ انجیلِ مقدّس، 1۔ پطرس 3:1-2؛ 2:12، 15،

اِسی طرح آپ بیویوں کو بھی اپنے اپنے شوہر کے تابع رہنا ہے۔ کیونکہ اِس طرح وہ جو ایمان نہیں رکھتے اپنی بیوی کے چال چلن سے جیتے جا سکتے ہیں۔ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں رہے گی کیونکہ وہ دیکھیں گے کہ آپ کتنی پاکیزگی سے خدا کے خوف میں زندگی گزارتی ہیں۔ اِس کی فکر مت کرنا کہ آپ ظاہری طور پر آراستہ ہوں، مثلاً خاص طور طریقوں سے گُندھے ہوئے بالوں سے یا سونے کے زیور اور شاندار لباس پہننے سے۔

غیر ایمان داروں کے درمیان رہتے ہوئے اِتنی اچھی زندگی گزاریں کہ گو وہ آپ پر غلط کام کرنے کی تہمت بھی لگائیں توبھی اُنہیں آپ کے نیک کام نظر آئیں اور اُنہیں اللہ کی آمد کے دن اُس کی تمجید کرنی پڑے۔ کیونکہ اللہ کی مرضی ہے کہ آپ اچھا کام کرنے سے ناسمجھ لوگوں کی جاہل باتوں کو بند کریں۔

16

خاندانی زندگی

انجیلِ مقدّس، اِفسیوں 5:33؛ 6:1،

> لیکن اِس کا اطلاق آپ پر بھی ہے۔ ہر شوہر اپنی بیوی سے اِس طرح محبت رکھے جس طرح وہ اپنے آپ سے رکھتا ہے۔ اور ہر بیوی اپنے شوہر کی عزت کرے۔ بچو،

> خداوند میں اپنے ماں باپ کے تابع رہیں، کیونکہ یہی راست بازی کا تقاضا ہے۔

لازم ہے کہ محبت اور عزت خاندان کی بنیاد ہو۔ تب ہی اللہ کی سلامتی خاندان میں قائم رہے گی۔

کیا غیر ایمان دار سے شادی کرنے کی اجازت ہے؟

کیا عیسیٰ المسیح پر ایمان رکھنے والے مرد کو اُس عورت سے شادی کرنے کی اجازت ہے جو عیسیٰ المسیح کی پیروکار نہ ہو؟ کیا ایمان دار عورت کو غیر ایمان دار آدمی سے شادی کرنے کی اجازت ہے؟ انجیلِ مقدّس، 2۔ کُرِنتھیوں 6:14-16،

> غیر ایمان داروں کے ساتھ مل کر ایک جوئے تلے زندگی نہ گزاریں، کیونکہ راستی کا ناراستی سے کیا واسطہ ہے؟ یا روشنی تاریکی کے ساتھ کیا تعلق رکھ سکتی ہے؟ مسیح اور

ابلیس کے درمیان کیا مطابقت ہو سکتی ہے؟ ایمان دار کا غیر ایمان دار کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ اللہ کے مقدِس اور بُتوں میں کیا اتفاق ہو سکتا ہے؟ ہم تو زندہ خدا کا گھر ہیں۔ اللہ نے یوں فرمایا ہے، "مَیں اُن کے درمیان سکونت کروں گا اور اُن میں پھروں گا۔ مَیں اُن کا خدا ہوں گا، اور وہ میری قوم ہوں گے۔"

ایمان دار اور غیر ایمان دار کو ایک نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ اُن کے درمیان مطابقت نہیں ہوتی۔ کیا ہم روشنی اور تاریکی کو ایک بنا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں! جس طرح اللہ اور ابلیس ایک دوسرے کے متضاد ہیں اُسی طرح ایمان دار اور غیر ایمان دار روحانی طور پر ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔

17

نجات اور جنت کا یقین

انجیلِ شریف تصدیق کرتی ہے کہ جو عیسیٰ المسیح پر ایمان لایا اُسے جنت نصیب ہوئی ہے۔ اِس کی تصدیق اللہ خود سے ہوئی ہے، کیونکہ عیسیٰ المسیح نے ہمارے گناہوں کو مٹانے کے لئے اپنی جان دے دی۔

انجیلِ مقدّس، 1۔یوحنا 5:11-13،

> اور گواہی یہ ہے، اللہ نے ہمیں ابدی زندگی عطا کی ہے، اور یہ زندگی اُس کے فرزند میں ہے۔ جس کے پاس فرزند ہے اُس کے پاس زندگی ہے، اور جس کے پاس فرزند نہیں ہے اُس کے پاس زندگی بھی نہیں ہے۔ مَیں آپ کو جو اللہ کے فرزند کے نام پر ایمان رکھتے ہیں اِس لئے لکھ رہا ہوں کہ آپ جان لیں کہ آپ کو ابدی زندگی حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو عیسیٰ المسیح پر ایمان لائے وہ جنت میں پہنچے گا، لیکن جو انکار کرے کہ عیسیٰ المسیح میرے آقا اور نجات دہندہ ہیں وہ جہنم میں جائے گا۔ جو عیسیٰ المسیح پر ایمان رکھیں اُنہیں سَو فی صد یقین ہے کہ جنت میں میرے لئے جگہ مقرر کی گئی ہے۔ اِس میں شک کی گنجائش ہی نہیں۔ انجیلِ مقدّس، یوحنا 3:16، 36،

> کیونکہ اللہ نے دنیا سے اِتنی محبت رکھی کہ اُس نے اپنے اکلوتے فرزند کو بخش دیا، تاکہ جو بھی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ابدی زندگی پائے۔
> چنانچہ جو اللہ کے فرزند پر ایمان لاتا ہے ابدی زندگی اُس کی ہے۔ لیکن جو فرزند کو رد کرے وہ اِس زندگی کو نہیں دیکھے گا بلکہ اللہ کا غضب اُس پر ٹھہرا رہے گا۔

اِس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے عیسیٰ المسیح کو دنیا میں اِس لئے بھیجا کہ جو بھی اُس پر ایمان لایا وہ موت کے بعد اُس کے حضور ہو گا۔ اِس کے برعکس جو اُس پر ایمان نہ لایا وہ وہاں نہیں پہنچے گا بلکہ اللہ کا غضب اُس پر نازل ہو گا۔

18

سب کو خوش خبری سنانا

انجیل کے مطابق پوری دنیا میں خوش خبری پھیلانا ایمان داروں کا عظیم فرض ہے۔ اِس میں سب شامل ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ سننے والے یہ خوش خبری قبول یا رد کریں، لیکن اہم بات یہ ہے کہ ہر ایک کو یہ پیغام سننے کا موقع مل جائے تاکہ وہ خود فیصلہ کر سکے۔ انجیلِ مقدّس، مرقس 16:15-16، 20،

پھر اُس نے اُن سے کہا، ”پوری دنیا میں جا کر تمام مخلوقات کو اللہ کی خوش خبری سناؤ۔ جو بھی ایمان لا کر بپتسمہ لے اُسے نجات ملے گی۔ لیکن جو ایمان نہ لائے اُسے مجرم قرار دیا جائے گا۔“ ... اِس پر شاگردوں نے نکل کر ہر جگہ منادی کی۔ اور خداوند نے اُن کی حمایت کر کے الٰہی نشانوں سے کلام کی تصدیق کی۔

انجیلِ مقدّس، لوقا 24:45-48،

پھر اُس نے اُن کے ذہن کو کھول دیا تاکہ وہ اللہ کا کلام سمجھ سکیں۔ اُس نے اُن سے کہا، ”کلامِ مقدّس میں یوں لکھا ہے، مسیح دُکھ اُٹھا کر تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھے گا۔ پھر یروشلم سے شروع کر کے اُس کے نام میں یہ پیغام تمام قوموں کو سنایا جائے گا کہ وہ توبہ کر کے گناہوں کی معافی پائیں۔ تم اِن باتوں کے گواہ ہو۔

ہر ایمان دار عیسیٰ المسیح کا گواہ ہے۔ لازم ہے کہ وہ اپنے خاندان اور دوستوں سے شروع کر کے اپنا ایمان دوسروں کو پیش کرے۔ کچھ دوسرے شہروں میں بلکہ دوسرے ممالک میں جا کر عیسیٰ المسیح کی خوش خبری سنائیں گے۔ ہمارے آقا ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں گے۔ وہ اپنے کلام کی تصدیق کر کے ہمارے ذریعے الٰہی نشان دکھائیں گے۔ اور یہ سب کچھ اللہ کو جلال دے گا۔ اُس کی مرضی ہے کہ دنیا کی تمام قوموں اور قبیلوں میں سے افراد عیسیٰ المسیح کی تمجید کر کے اقرار کریں کہ المسیح سلامٌ علیہ ہمارے آقا اور نجات دہندہ ہیں۔

19

یومِ آخرت، جنت اور جہنم

انجیلِ مقدّس، مکاشفہ 21:5-8،

> جو تخت پر بیٹھا تھا اُس نے کہا، "مَیں سب کچھ نئے سرے سے بنا رہا ہوں۔" اُس نے یہ بھی کہا، "یہ لکھ دے، کیونکہ یہ الفاظ قابلِ اعتماد اور سچے ہیں۔" پھر

اُس نے کہا، "کام مکمل ہو گیا ہے! مَیں الف اور ے، اوّل اور آخر ہوں۔ جو پیاسا ہے اُسے مَیں زندگی کے چشمے سے مفت پانی پلاؤں گا۔ جو غالب آئے گا وہ یہ سب کچھ وراثت میں پائے گا۔ مَیں اُس کا خدا ہوں گا اور وہ میرا فرزند ہو گا۔ لیکن بزدلوں، غیر ایمان داروں، گھنونوں، قاتلوں، زناکاروں، جادوگروں، بُت پرستوں اور تمام جھوٹے لوگوں کا انجام جلتی ہوئی گندھک کی شعلہ خیز جھیل ہے۔ یہ دوسری موت ہے۔"

انجیلِ مقدّس، مکاشفہ 22:20-21،

جو اِن باتوں کی گواہی دیتا ہے وہ فرماتا ہے، "جی ہاں! مَیں جلد ہی آنے کو ہوں۔" "آمین! اے خداوند عیسیٰ آ!" خداوند عیسیٰ کا فضل سب کے ساتھ رہے۔

اللہ کی مرضی سے عیسیٰ المسیح علیہ السلام ہمارے نجات دہندہ بن گئے۔ وہ واحد شخص ہیں جن سے کوئی بھی گناہ سرزد نہ ہوا۔ اِسی لئے وہ

دنیا کی خاطر قربان ہونے کے لائق تھے۔ وہ آپ کی خاطر بھی قربان ہوئے، لیکن لازم ہے کہ آپ یہ قربانی قبول کر کے اُن پر ایمان لائیں اور پورے دل سے اُن سے چمٹے رہیں۔ تب آپ دعا کے ذریعے اُن کے ساتھ رابطہ قائم رکھ سکتے ہیں۔

چونکہ ہم دعا کے ذریعے اللّٰہ کے ساتھ رفاقت رکھتے ہیں اِس لئے ہم اپنی اپنی مادری زبان میں دعا کر سکتے ہیں۔ اگر آپ اقرار کرنا چاہیں کہ عیسیٰ المسیح میرے نجات دہندہ اور آقا ہیں تو آپ انجیلِ مقدّس، 1۔ تیمُتھیُس 2:5 کے الفاظ کے مطابق درجِ ذیل دعا مانگ سکتے ہیں۔

> مَیں اقرار کرتا ہوں کہ ایک ہی خدا ہے اور کہ اللّٰہ اور انسان کے بیچ میں ایک ہی درمیانی ہے یعنی عیسیٰ المسیح جس نے اپنی جان دینے سے مجھے میرے گناہوں سے نجات دی۔

آپ درجِ ذیل دعا بھی مانگ سکتے ہیں:

اے میرے خداوند عیسیٰ المسیح، مجھے تیری ضرورت ہے، کیونکہ مَیں گناہ گار ہوں اور تُو ہی مجھے پاک صاف کر سکتا ہے۔ اب آ کر میری زندگی کا آقا اور مالک بن جا۔ آج سے لے کر ابد تک مَیں تیری پیروی کروں گا۔ مجھے یقین ہے کہ مجھے تیری طرف سے نجات حاصل ہوئی ہے، کیونکہ تُو میری خاطر اپنی جان دے کر میری پوری زندگی کا خداوند ہے۔ آمین۔

20

کلام کا مطالعہ کرنے کا مفید طریقہ

ذیل میں ایک سادہ سا طریقہ ہے جس سے آپ دوسروں سے مل کر اللہ کے کلام کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ جماعت کا راہنما سوال پیش کرے اور باقی لوگ اِن کے جواب دیں۔

شکر گزاری

ہر ایک درجِ ذیل سوالوں کا جواب دینے میں حصہ لے۔

- گزرے ہفتے میں کیا کیا پیش آیا جو شکر کا باعث ہے؟
- کیا آپ اللہ کے فرمان پر عمل کر سکے؟
- کیا آپ کسی کو خوش خبری سنا سکے؟
- کیا آپ کو کسی دعا کا جواب مل گیا؟
- کیا آپ کو روحانی یا مالی ترقی کا تجربہ ہوا؟

ضروریات

- آپ کی کیا کیا ضروریات ہیں؟ یا آپ کے عزیز و اقارب میں کیا ضروریات ہیں؟

ضروریات میں بہت کچھ شامل ہو سکتا ہے، مثلاً کوئی بیماری یا دُکھ۔ یہ ضرورت روحانی بھی ہو سکتی ہے۔ ہر ایک اپنے خیال کا اظہار کرے، پھر سب مل کر دعا کریں کہ اللہ یہ ضروریات پوری کرے۔

- کیا یہ ضروریات ہم سے پوری ہو سکتی ہیں؟

سب بات چیت کریں کہ کیا ہمیں کچھ کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اللہ سے دعا کریں کہ وہ صحیح مدد کرنے میں آپ کی راہنمائی کرے۔

مطالعہ

سب مل کر اللہ کے کلام کا کوئی حوالہ پانچ دفعہ پڑھیں۔ اگر کوئی اَن پڑھ ہو تو وہ سُنے۔ ہر ایک اپنے الفاظ میں حوالہ دہرا کر سوچے کہ اللہ کیا فرمانا چاہتا ہے؟

سب درجِ ذیل ہاتھ کے مطابق جواب دیں۔

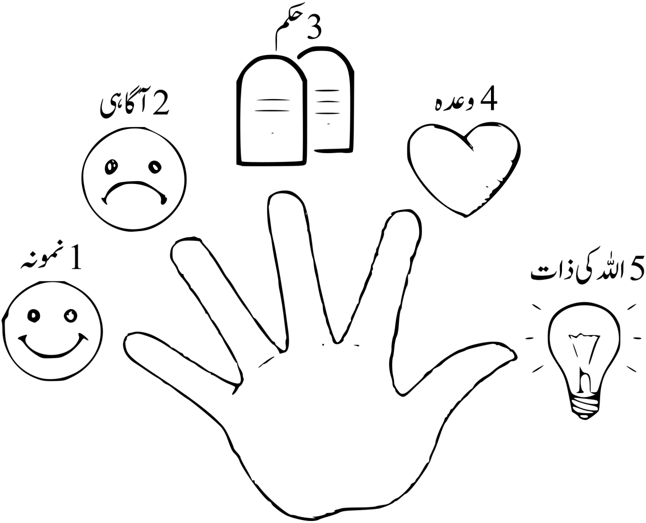

ہاتھ کے سوالات

1۔ **نمونہ:** اِس حوالے میں جن لوگوں کا ذکر ہوا ہے، کیا وہ اچھا یا بُرا نمونہ پیش کرتے ہیں؟

2۔ **آگاہی:** کیا کسی گناہ یا آزمائش سے آگاہ کیا گیا ہے؟

3۔ **حکم:** کیا یہاں کوئی حکم پیش کیا گیا ہے جس پر عمل کرنا ہے؟

4۔ **وعدہ:** کیا کوئی وعدہ کیا گیا ہے جس کے ساتھ لپٹ جانا ہے؟

5۔ **اللہ کی ذات:** کیا اِس حوالے میں باپ، عیسیٰ المسیح یا روح القدس کے بارے میں کچھ سکھایا گیا ہے؟

بانٹنا

فیصلہ کریں کہ اِس ہفتے کے دوران مَیں یہ باتیں کس کو بتاؤں گا۔

اگلے ہفتے جب رفاقت کے لئے اکٹھے ہو جائیں تو آگے پڑھنے سے پہلے ضرور پوچھیں کہ کیا ہوا؟ کیا آپ نے گزشتہ ہفتے میں کلام پر عمل کیا؟ کیا نتیجہ نکلا؟ کیا آپ نے گزرے ہفتے کا سبق کسی کو سنایا؟ یہ کرنے سے کیا تجربہ ہوا؟

21

صحت مند جماعت کے نشان

کچھ لوگ جماعت کی جگہ چرچ یا کلیسیا کہتے ہیں۔ بات ایک ہی ہے۔ جب ایمان دار المسیح کے نام میں جمع ہوتے ہیں تو وہ جماعت کہلاتے ہیں۔ چرچ کی جگہ جماعت زیادہ موزوں ہے، کیونکہ اِس سے مراد کوئی مکان نہیں ہے بلکہ وہ لوگ جو المسیح پر ایمان لا کر اُس کے تابع ہو گئے ہیں۔

انجیلِ مقدّس کے مطابق صحت مند جماعت کے درجِ ذیل نشان ہوتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ یہ نشان سب کے سب برابر نظر آئیں، کیونکہ ہر جماعت میں ترقی و تنزّلی ہوتی ہے۔ لیکن مضبوط جماعت کے لئے یہ سب کے سب ضروری ہیں۔

توبہ

المسیح کی خوش خبری سننے کے بعد لازم ہے کہ لوگ اپنے گناہوں سے توبہ کر کے اُن سے دُور ہو جائیں۔

> پطرس کی یہ باتیں سن کر لوگوں کے دل چھد گئے۔ اُنہوں نے پطرس اور باقی رسولوں سے پوچھا، ”بھائیو، پھر ہم کیا کریں؟“ (اعمال 2:37)

بپتسمہ

بپتسمہ کرنے سے ایمان دار ظاہر کرتا ہے کہ وہ گناہ کی حکومت سے نکل گیا ہے اور اب اُس کی مسیح میں زندگی اللہ کے لئے مخصوص ہے۔

پطرس نے جواب دیا، "آپ میں سے ہر ایک توبہ کر کے عیسیٰ کے نام پر بپتسمہ لے تاکہ آپ کے گناہ معاف کر دیئے جائیں۔ پھر آپ کو روح القدس کی نعمت مل جائے گی۔

(اعمال 2:38)

روح القدس

المسیح ہمیں اپنے روح سے نوازتے ہیں تاکہ ہم اُن کی خاطر زندگی گزار سکیں۔ روح القدس کے بِنا ہم زندگی اُن کی خاطر نہیں گزار سکتے۔

پطرس نے جواب دیا، "آپ میں سے ہر ایک توبہ کر کے عیسیٰ کے نام پر بپتسمہ لے تاکہ آپ کے گناہ معاف کر دیئے جائیں۔ پھر آپ کو روح القدس کی نعمت مل جائے گی۔

(اعمال 38:2)

معافی

اپنی جان دینے سے عیسیٰ المسیح ہمارے دلوں کو تمام گناہوں سے پاک صاف کر دیتے ہیں۔

پطرس نے جواب دیا، ”آپ میں سے ہر ایک توبہ کر کے عیسیٰ کے نام پر بپتسمہ لے تاکہ آپ کے گناہ معاف کر دیئے جائیں۔ پھر آپ کو روح القدس کی نعمت مل جائے گی۔

(اعمال 38:2)

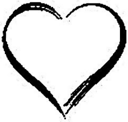

اضافہ

باقاعدگی سے جماعت میں لوگوں کا اضافہ ہوتا جاتا ہے اور شاگرد شاگردوں کو بناتے رہتے ہیں۔ یوں جماعتوں کا اضافہ بھی ہوتا رہتا ہے۔

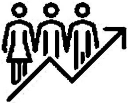

پطرس نے جواب دیا، "آپ میں سے ہر ایک توبہ کر کے عیسیٰ کے نام پر بپتسمہ لے تاکہ آپ کے گناہ معاف کر دیئے جائیں۔ پھر آپ کو روح القدس کی نعمت مل جائے گی۔

(اعمال 2:41)

اللہ کا کلام

اللہ کا کلام ہر کام میں ہماری راہنمائی کرتا ہے۔

جنہوں نے پطرس کی بات قبول کی اُن کا پتسمہ ہوا۔ یوں اُس دن جماعت میں تقریباً 3,000 افراد کا اضافہ ہوا۔ (اعمال 42:2)

رفاقت

دوسرے ایمان داروں کے ساتھ رفاقت رکھنے سے ہم روحانی ترقی کرکے المسیح کی موثر خدمت کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

یہ ایمان دار رسولوں سے تعلیم پانے، رفاقت رکھنے اور رفاقتی کھانوں اور دعاؤں میں شریک ہوتے رہے۔

(اعمال 2:42)

رفاقتی کھانا

المسیح کے نام میں رفاقتی کھانا کھانے سے ہم ایک ہو جاتے ہیں اور المسیح میں ہماری یگانگت بڑھتی جاتی ہے۔

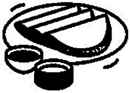

یہ ایمان دار رسولوں سے تعلیم پانے، رفاقت رکھنے اور رفاقتی کھانوں اور دعاؤں میں شریک ہوتے رہے۔

(اعمال 2:42)

دعا

ایمان دار کی زندگی میں دعا مرکزی حیثیت رکھتی ہے، چاہے جماعت میں کی جائے یا تنہائی میں۔

یہ ایمان دار رسولوں سے تعلیم پانے، رفاقت رکھنے اور رفاقتی کھانوں اور دعاؤں میں شریک ہوتے رہے۔

(اعمال 42:2)

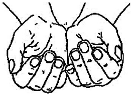

ہر وقت خوش رہیں، بلاناغہ دعا کریں، اور ہر حالت میں خدا کا شکر کریں۔ کیونکہ جب آپ مسیح میں ہیں تو اللہ یہی کچھ آپ سے چاہتا ہے۔

(1۔ تھسلنیکیوں 5:16-18)

معجزے اور نشان

المسیح اپنے شاگردوں کو معجزوں اور نشانوں سے نوازتے ہیں جب وہ اُس سے مِنت کرتے ہیں۔ یوں وہ شفا اور دیگر معجزوں سے اپنے پیروکاروں کے وسیلے سے اپنے آپ کو جلال دیتا ہے۔

یہ ایمان دار رسولوں سے تعلیم پانے، رفاقت رکھنے اور رفاقتی کھانوں اور دعاؤں میں شریک ہوتے رہے۔

(اعمال 2:43)

دکھ سکھ میں شرکت

المسیح کے پیروکار ایک دوسرے کی فکر کرکے مالی طور پر بھی ایک دوسرے کی مدد کرتے تھے۔

سب پر خوف چھا گیا اور رسولوں کی طرف سے بہت سے معجزے اور الٰہی نشان دکھائے گئے۔ (اعمال 2:45)

اللہ کی حمد و ثنا

ایمان دار جمع ہوتے وقت ہمیشہ اللہ اور المسیح کی ستائش کیا کرتے تھے۔

اپنی ملکیت اور مال فروخت کر کے اُنہوں نے ہر ایک کو اُس کی ضرورت کے مطابق دیا۔

(اعمال 2:46-47)

خلاصہ

اعمال 2:37-47 کے مطابق صحت مند جماعت کے درجِ ذیل نشان ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ جماعت میں تمام نشان ایک وقت نہ ہوں۔ لیکن لازم ہے کہ جماعت کا راہنما اپنی جماعت کی جانچ پڑتال کرتا رہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ کیا یہ نشان موجود ہیں؟ اگر نہیں تو وہ المسیح سے مِنت و سماجت کرے کہ وہ حکمت عطا فرمائے تاکہ یہ تمام نشان جماعت میں قائم ہو جائیں۔

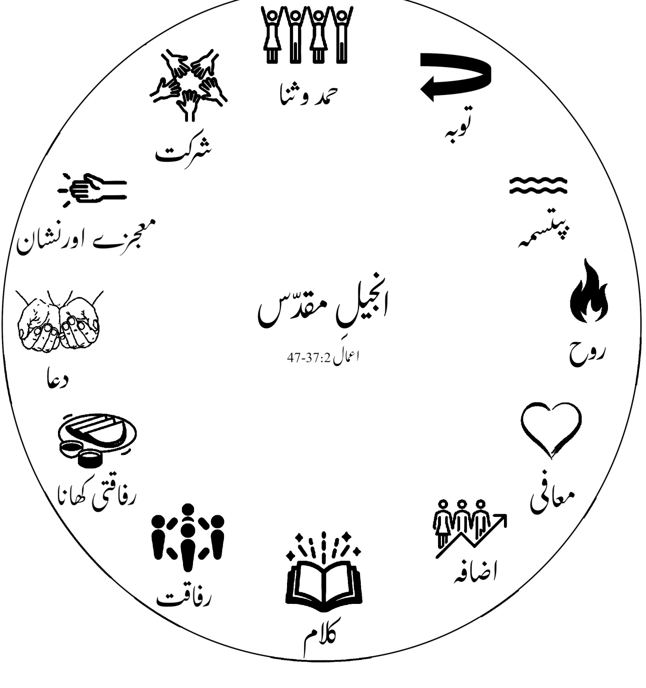
حمد و ثنا
توبہ
پتسمہ
روح
معافی
اضافہ
کلام
رفاقت
رفاقتی کھانا
دعا
معجزے اور نشان
شرکت
انجیلِ مقدّس
اعمال 2:37-47